REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ؕ

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۳۰

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین :- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ر وفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۷۶-۷-۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ " طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے " الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ــــ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۱۹ر وفاء (جولائی)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۹ر وفاء (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ۞

۲۳ر رجب ۱۳۹۶ھ — ۲۲ر وفاء ۱۳۵۵ ہش — ۲۲ر جولائی ۱۹۷۶ء

عشرہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں
قادیان میں تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت و افادیت پر کامیاب جلسہ
علمائے سلسلہ کی عالمانہ تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل۔ قادیان

مرکزی دفتر وقفِ جدید کی طرف سے عشرہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۱۵ر جولائی ۷۶ء بروز جمعرات صبح آٹھ بجے لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک جلسہ کا انعقاد زیرِ صدارت محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان ہوا۔

حسبِ پروگرام تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر بعنوان

تحریکِ وقفِ جدید کا پس منظر اور حضرت مصلح موعودؓ کی خواہشات

مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے کی۔ اور بتایا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یحی الدین ویقیم الشریعۃ تھی اس لئے حضور کے دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے جو بہت سی تحریکات جاری فرمائیں ان میں سے وقفِ جدید کی تحریک بھی ہے۔ حضورؓ نے اس میں دو مطالبے جماعت کے سامنے رکھے۔ (۱) نوجوان اس کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں تاکہ اندرونِ ملک بالخصوص دیہات میں تبلیغ و تربیت کا جال پھیلایا جاسکے (۲) ذی استطاعت احباب کم از کم چھ روپے سالانہ اس تحریک کے لئے چندہ دیں۔ اور زمیندار زمینیں وقف کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت نے اپنے امام کی اس آواز پر لبیک کہا اور یہ تحریک بھی اشاعتِ دین کا ایک عمدہ ذریعہ بن چکی ہے۔

دوسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے

تحریکِ وقفِ جدید کا مالی پہلو اور احباب کی ذمہ داریاں!

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آیتِ قرآنیہ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم و اموالہم بانّ لہم الجنّۃ کا حوالہ دیتے ہوئے تحریک کے مالی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ خلافتِ ثالثہ کے دور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے بچوں اور بچیوں کو وقفِ جدید کا مالی بوجھ اٹھا لینے کی ترغیب دی تا جماعت کی نئی پود کو بھی سلسلہ کے لئے قربانیوں کی شروع سے عادت ڈالی جاسکے۔ تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے قادیان کا بجٹ احباب کے سامنے رکھا اور اسلام کی نشأۃِ اولیٰ اور نشأۃِ ثانیہ میں مخلصین کی بے دریغ مالی قربانیاں پیش کرنے مثالیں دیتے ہوئے احباب کو وقفِ جدید کے چندہ جات کی ادائیگی اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ عزیز مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم بعنوان "نونہالانِ جماعت سے خطاب" کے کچھ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

تیسرے نمبر پر خاکسار (عنایت اللہ) نے

وقفِ جدید کی اہمیت اور اس کے دائرہ کار کے مختلف پہلو

پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبات کی روشنی میں تقریر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ انسان جس قدر مال و دولت اور جان سے محبت کرتا ہے اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ اہمیت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے کے احکام قرآن مجید میں دیئے ہیں تا خدا کی راہ میں مال دے کر مومن خدا کی خوشنودی اور رضا حاصل کرسکیں۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کا اعلان کرنے کے بعد بار بار جمعہ اور عیدین کے خطبات اسی طرح دیگر تقاریب کے مواقع پر اپنی روح پرور تقاریر میں اس تحریک کی اہمیت، ضرورت اور اس کے اغراض ومقاصد کو واضح فرمایا کیونکہ انسان ایک چیز کو جب تک کہ وہ اس کے سامنے بار بار نہ رکھی جائے بھول جاتا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ کے اس موضوع کے تعلق سے متعدد حوالجات احباب کو پڑھ کر سنائے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے

خطاب

کرتے ہوئے فرمایا۔ قرآنی تعلیم کے مطابق انسانی دماغ ایسا ہے کہ اس کے سامنے جو بات ایک دفعہ بیان کی جائے

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی قادیان میں آمد

جناب سردار نرنجن سنگھ صاحب قریباً ضلع گورداسپور میں تبدیل ہوکر تشریف لائے ہیں۔ ۱۵ر جولائی کو قادیان میں اوّلین آمد کے موقعہ پر آپ سے بیت الظفر (دار الانوار) میں احمدیہ وفد نے ملاقات کی اور آپ ہمراہی جناب منموہن صاحب کانیہ ایس۔ ڈی۔ ڈویژنل آفیسر بٹالہ سب ڈویژن کی معیت میں احمدیہ مہمان خانہ میں تشریف لائے۔ اور جماعت کے اعتقادات اور دیگر مذہبی امور کے بارے میں تبادلۂ خیالات فرمایا۔ آپ اچھی خاصی مذہبی واقفیت رکھتے ہیں۔

احمدیہ میوزیم بھی آپ نے دیکھا اور قرآنِ مجید (انگریزی) اور لٹریچر قبول کیا۔ بہشتی مقبرہ میں بھی تشریف لے گئے اور آخر پر مہمان خانہ کے کمرۂ ملاقات میں مختلف امور پر ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے چائے کی دعوت، کو انہوں نے قبول فرمایا۔

بعد ازاں آپ نے میونسپلٹی آفس میں میونسپل کمشنران سے ملاقات کی اور انہیں مفید ہدایات دیں۔ پھر عوام سے ملاقات میں ان کی شکایات سن کر ان کی دادرسی کا فوری انتظام کیا۔ آپ کی اس دانشمندانہ اور مستعدانہ کارروائی سے عوام بہت متاثر ہوئے ہیں۔

ہم اس جواں سال اور باہمت حاکم کو خوش آمدید کہتے اور آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور شکرِ الٰہی بجا لاتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے ہمیں ہمدرد حکام میسّر آرہے ہیں۔

وفدِ جماعت ذیل کے افراد پر مشتمل تھا۔ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب۔ محترم مولوی برکت علی صاحب انعام۔ محترم فضل الٰہی خان صاحب۔

(ناظرِ امورِ عامہ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پنجاب) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۞

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ر وفاء ۱۳۵۵ ہش

یوگنڈا پر اسرائیل کی جارحانہ کارروائی

مذمت کا ریزولیوشن پاس کرنے میں یو این او کی ناکامی

چار روز کی گرما گرم بحث کے باوجود مجلسِ اقوامِ متحدہ جو یوگنڈا پر اسرائیلی جارحانہ اقدام کے خلاف مذمت کا ریزولیشن پاس کرنے میں ناکام رہی ۔ یہ بحث ۱۰ر جولائی کو شروع ہوئی تھی ۔ اسی وقت دوسری جانب سامراجی طاقتوں کی طرف سے ایک اور ریزولیشن ہوائی قزاقی کے خلاف مؤثر اقدام کرنے کے لئے پیش کر دیا گیا جو درپردہ افریقی ممالک کے پیش کردہ مذمت کے ریزولیشن سے کونسل کی توجہ کو ہٹانے کی کوشش تھی ۔ اس لئے دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی سرے نہ چڑھ سکی ۔

اقوامِ متحدہ کا یہ ادارہ جسے دوسری جنگِ عظیم کے بعد بڑی امیدوں کے ساتھ تشکیل دیا گیا تھا، آج نشستن، گفتن اور برخواستن کی عملی تصویر بن کر رہ گیا ہے ۔ اس کی آواز میں کوئی طاقت نہیں ۔ اس کے فیصلوں کی کوئی وقعت نہیں رہی ۔ اس لئے کہ اس کے پاس کوئی بنیادی قوت نہیں جس کے زور پر وہ اپنے فیصلوں کو منوا سکے ۔ وہ آج بھی طاقتوروں کو اُن کی جابرانہ کارروائی سے باز رکھنے میں ایسا ہی بے بس ہے جیسے تشکیل سے پہلے اس قسم کا کوئی ادارہ نہ ہونے کی صورت میں ۔ موجودہ مہذب دُنیا اور علم و ہنر میں ترقی پا جانے کی دعویدار دُنیا میں آج بھی وہی پُرانا قانون "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" کارفرما ہے ۔ جس کی ایک تازہ مثال مورخہ ۴ر جولائی کو صبح ہی یوگنڈا کے ہوائی اڈے این ٹیبے پر اسرائیلی طیاروں نے اچانک حملہ آور ہو کر فلسطینیوں کی طرف سے اغوا شدہ فرانسیسی طیارے میں سوار اسرائیلی یرغمالیوں کو آزاد کرانے کی کوشش میں ہوائی اڈے کو بھی تباہ و برباد کر دیا ۔ اور وہاں کھڑے یوگنڈا کے سات مِگ جہاز بھی برباد کر دیئے ۔ نیز ۲۰ سے زائد یوگنڈا کے فوجیوں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کر دیا ۔ ۳۷ ہزار کلومیٹر کے فاصلہ سے آئے ہوئے یہ حملہ آور اسرائیلی جہاز ۳۶ منٹ کی ڈرامائی کارروائی کے بعد یرغمالیوں کو لے کر واپس اسرائیل چلے گئے ۔ افریقہ کے ایک آزاد مُلک یوگنڈا پر دِن دھاڑے اسرائیل کی یہ اچانک جارحانہ کارروائی نہ صرف یوگنڈا کے لئے بلکہ ساری دُنیا کے لئے ایک سوالیہ نشان بن کر سامنے آئی ہے ۔

۲۷ر جون کو سات فلسطینی گوریلوں نے ایک فرانسیسی ہوائی جہاز کو اُس وقت اغوا کر لیا تھا جب اُس نے یونان کی فضا میں ایتھنز سے پیرس کے لئے اُڑان بھری تھی ۔ پہلے اُنہوں نے جہاز کو بنغازی (لیبیا) میں اُتارا ۔ اور اس کے بعد یوگنڈا کے اینٹبے شہری ہوائی اڈا لے گئے ۔ اغوا کنندگان فلسطینی گوریلوں کا مطالبہ تھا کہ جو ۵۰ فلسطینی اسرائیل میں قید ہیں اُن کو فوراً رہا کر دیا جائے ۔ جہاز میں سوار مسافروں اور عملہ کی کُل تعداد ۲۵۰ تھی ۔ یوگنڈا کے صدر عیدی امین کی درخواست پر جو انہوں نے انسانیت کی بنیاد پر کی تھی، اغوا کنندگان نے پہلے ۴۷ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو چھوڑا ۔ اور پھر دُوسرے لوگوں کو بھی رہا کر دیا ۔ البتہ ۸۲ اسرائیلیوں کو یرغمالی بنائے رکھا ۔ جن کے لئے صدر عیدی امین اسرائیل کی حکومت سے بات چیت کرتے رہے ۔ اسرائیل نے ظاہر تو یہی کیا کہ وہ اغوا کنندگان کی شرائط کو ماننے اور اسرائیلی مسافروں کو چھڑا لینے کے حق میں ہے ۔ لیکن درپردہ وہ یوگنڈا پر اچانک بھرپور حملہ کی تیاری میں مصروف تھا ۔ جس کا مظاہرہ ۴ر جولائی کی صبح کو ہوا ۔ واضح ہو کہ اسرائیل کی [illegible] جارحانہ کارروائی [illegible] فلسطینیوں کی طرف سے فرانسیسی جہاز کے اغوا کرنے کی [illegible] کارروائی [illegible] کیا [illegible] اس لئے [illegible] اسرائیل نے ایک آزاد مُلک کی فضائی اور [illegible] و جارحانہ [illegible] کر کے [illegible] کا ارتکاب کیا [illegible] یہاں دل سے [illegible]

اپنے وطن کی آزادی اور برسوں سے پامال ہو رہے اپنے واجبی قومی حقوق کی بحالی کی طرف بے پرواہ دُنیا کی توجہ کو مبذول کرانے کے لئے کارروائی کی ۔ وہ لوگ جو آج فلسطینی بہادروں کی اِس کارروائی کو جو سراسر مجبوری کی حالت میں عمل میں آئی، اسرائیلی جارحانہ اقدام کے ہم مثل بتا رہے ہیں وہ اس بات پر غور و فکر کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ۲۸ سال سے ان مظلوموں کے حقوق کیوں غصب کئے جا رہے ہیں ۔ اور اُن کو اُن کے اپنے وطن میں جانے کے لئے سازگار حالات کیوں پیدا نہیں کئے جا رہے ؟ مگر افسوس آج ظالم کو اُس کے ظُلم کی سزا دینے کی بجائے اس سے ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ اور لاکھوں مظلوموں کی فریاد صدا بصحراء ہو رہی ہے !! یا للعجب — !!؟

انٹیبے کا ہوائی اڈہ ایک شہری ہوائی اڈہ ہے ۔ نہ کہ ایک فوجی اڈہ ! اِسلئے وہاں کسی غیر متوقع حملے سے نپٹنے کے کوئی انتظامات نہیں تھے ۔ اور کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ایک آزاد مُلک کی فضائی حدود کو اس طرح کے جارحانہ اقدام کا نشانہ بنا دیا جائے گا ۔ اور آج کی متمدن اور مہذب دُنیا میں "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" کا پُرانا قانون اپنی حکمرانی کرنے لگے گا ۔ تعجب تو یہ ہے کہ مجلسِ اقوامِ متحدہ میں اسرائیل کے خلاف مذمت کا ریزولیشن بھی پاس نہ ہو سکا ۔ حالانکہ اس ریزولیشن کی وقعت اسی قسم کے پہلے ریزولیشنز کی طرح کاغذ کے ایک پُرزہ سے زیادہ نہ تھی ۔ لیکن افسوس کہ آج کی مصلحت کوش سیاسی دنیا میں ایسے انصاف پسند بھی ہیں جو جَور و جفا، ظلم و تعدّی کے خلاف کوئی عملی اقدام تو درکنار محض چند الفاظ کی قراردادِ مذمت بھی ظالم کے خلاف پاس کرنے کے لئے تیار نہیں — !!

ارضِ فلسطین سے اس کے اصل باشندوں کو بے دخل کر کے اسرائیلی غاصبوں کے قبضہ میں دے دینا اور پھر اُس کے ناجائز قبضہ کو زیادہ مضبُوط بناتے چلے جانا اِس زمانہ کا بڑا المیّہ ہے ۔ اگر اس کی طرف جلد توجہ نہ دی گئی تو وہ آگ جو اس وقت مشرقِ وسطیٰ میں بھڑک چکی ہے اس کے مُہیب شعلے جلد ہی ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے ۔ فلسطین کے مظلوم پناہ گزین بڑوں کی سرد مہری سے پُورے طور پر واقف و آگاہ ہو چکے ہیں ۔ آج نہیں تو کل اُن کا وطن اُنہیں واپس ملے گا ۔ اُن کی قُربانیاں رنگ لائیں گی ۔ لیکن فی الوقت سب سے بڑا مسئلہ عرب باشندوں بالخصوص فلسطینیوں کے سامنے جو قابلِ حل ہے وہ آپسی اتّحاد کا مسئلہ ہے ۔ اس وقت صیہونی طاقت نے بڑی عیّاری سے عرب بھائیوں میں پھُوٹ ڈال رکھی ہے ۔ آج اس سرزمین میں ترقی یافتہ دُکان داروں کا تیار کردہ اسلحہ استعمال ہو رہا ہے تو خون عربوں ہی کا بہہ رہا ہے ۔ بھائی بھائی کے خلاف نبرد آزما ہے ۔ اِس سے عربوں کی طاقت پر ناقابلِ تلافی ضرب لگ رہی ہے ۔ دریں اثناء اُن کا مشترکہ دُشمن برابر اپنی قوت بڑھا رہا ہے ۔ کاش! عرب دُنیا باہم اختلافات کی خلیج کو جلد پاٹنے کی کوشش کرے اور اپنے اتحاد و اتفاق کو جلد از جلد برقرار رکھ کر متحدہ دُشمن پر کاری ضرب لگانے کی طرف متوجّہ ہوں — !!

بھارت سمیت دُنیا کا انصاف پسند طبقہ فلسطینیوں کے جائز حقوق کے لئے برابر آواز بلند کر رہا ہے ۔ اور ہر موقع پر اِس طبقہ کی ہمدردی فلسطینیوں کے ساتھ رہی ہے ۔ لیکن اتحاد اور یکجہتی کی جو برکتیں ہیں اس کے معدُوم ہونے سے جو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا کرتے ہیں، دُنیا کی ہزار ہمدردیاں بھی اس نقصان کو پُورا نہیں کر سکتیں ۔ اِس لئے عرب بھائیوں کو اپنے اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے — !!

اظہارِ تشکّر و درخواستِ دُعا

مکرم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی جی پولیس بہار کے بیٹے عزیز محمود احمد سلّمہٗ نے امسال ایم اے کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کامیابی حاصل کی ہے اور آئی اے ایس کی تیاری کر رہے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو مزید دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے [illegible] و عافیت کے ساتھ مزید ترقیات حاصل کرنے کی توفیق بخشے ۔ آمین ؞

(مرزا وسیم احمد قادیان)

خطبہ جمعہ

کائنات کی ہر چیز جو انسان کو دی گئی ہے وہ متاع الحیوٰۃ الدنیا یعنی اس ورلی زندگی کا سامان ہے

آسمانی ہدایت اور توکّل علی اللہ انسانی تدبیر کے ساتھ مل کر اسے اُخروی زندگی کے سامان میں تبدیل کر دیتے ہیں

اسلام کی کامل و اکمل شریعت نے کائنات کی ہر چیز کے ہر پہلو کو بدل کر اُسے اُخروی زندگی کے سامان میں بدل دیا ہے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا کوئی مخلص احمدی دنیا کے سامانوں کی طرف کبھی جُھک نہیں سکتا!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ ہجرت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۷ مئی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (الشوریٰ آیت ۳۷)

اس کے بعد فرمایا:۔

"پچھلا قریباً سارا ہفتہ ہی سر درد، بیماری اور تکلیف میں گذرا ہے۔ لیکن چونکہ جمعہ بھی ہمارے لئے ایک ہفتہ وار عید ہے اور عید پر ہم ملتے ہیں، ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے لئے دُعائیں کرتے ہیں، اس لئے میں اپنی کمزوری کے باوجود جمعہ پر آگیا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور کام کی توفیق عطا کرے۔ اور سچی قبول فرمائے۔

جو آیت مَیں نے اِس وقت تلاوت کی ہے اس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے ـــــ اور ہمیں دوسری آیات سے پتہ لگتا ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز ہی انسان کو دے دی گئی ہے ـــــ وہ متاع الحیوٰۃ الدنیا ہے یعنی

ورلی زندگی کا سامان

ہے۔ اور اپنی ذات میں، فی نفسہا وہ اس سے زائد کچھ نہیں۔ ورلی زندگی کا سامان مثلاً چارہ اور غذا ہے۔ کھانے کی ایک چیز بھینسوں اور گھوڑوں اور بیلوں اور گائے اور بکری اور بھیڑ کا پیٹ بھرتی ہے۔ اور ایک چیز انسان کا پیٹ بھر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات انسان کو دے دی اور بنیادی بات یہ بتائی کہ جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہے۔ یعنی تمہیں ورلی زندگی کا سامان دیا گیا ہے۔ اِس سے زائد اور کچھ نہیں۔ آیت کی ابتداء میں یہ مضمون بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے۔ لیکن اِس ورلی زندگی کے سامان میں اُس وقت ایک عظیم رُوحانی اور اخلاقی انقلاب اور ایک حسین تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جب اِس مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کے ساتھ آسمانی برکات شامل ہو جائیں۔ اور جب ورلی زندگی کے سامان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہدایت شامل ہو جائے۔ جب ورلی زندگی کے سامان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے توکّل علی اللہ شامل ہو جائے، پھر یہ محض ورلی زندگی کا سامان نہیں رہتا۔ پس وہی چیز جو محض ورلی زندگی کا سامان تھا۔ اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایک تدبیر کی اور اس میں آسمانی برکات کو ملا دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں اس لغو سی چیز یعنی ورلی زندگی کے سامان کی شکل بدل دی۔ اس میں آسمانی ہدایت کو شامل کر دیا۔ اور ورلی زندگی کے سامان کی شکل بدل دی اور

توکّل علی اللہ

کو بیچ میں رلا دیا، انسان کو یہ توفیق دی کہ وہ توکّل کر سکے۔ اور وہ جو محض ورلی زندگی کا سامان تھا۔ اُسے گویا زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دینے کا سامان بنا دیا۔

ورلی زندگی کا سامان مادی بھی ہے یعنی جو کچھ بھی ہمیں دیا گیا ہے۔ اور جسے محض ورلی زندگی کا سامان کہا گیا ہے۔ اس میں مادی اشیاء بھی شامل ہیں۔ مثلاً اِس مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ میں جو کچھ بھی دیا گیا ہے، کھانا ہے، پینا ہے، کپڑا اور لباس ہے، کنویئنس (CONVEYANCE) کے سامان ہیں، گھوڑے گاڑیاں، موٹریں، ہوائی جہاز وغیرہ اور اب راکٹ بن گیا ہے۔ اس میں بھی انسان سفر کرنے لگ گیا ہے۔ اور آگے اور ترقی کرے گا۔ پھر جسم کی طاقتوں کی نشوونما کا سامان ہے۔ خدا تعالیٰ نے متوازن غذا پیدا کی اور اس کے ہضم کے سامان پیدا کئے۔ لیکن اگر آسمانی برکت شامل نہ ہو اور آسمانی ہدایت شامل نہ ہو تو صحتِ انسانی بھی انسان کو گمراہی کی راہوں پر چلا دیتی ہے۔ پُرانے زمانہ میں جو لوگ خُوب کھانے والے، دُوسروں کا استحصال کر کے کھانے والے اور اپنی صحت کو پُوری طرح نشوونما دینے والے تھے وہ عملی زندگی میں عیّاش بن گئے تھے اور انہوں نے عیّاشانہ راہوں کو اختیار کر لیا تھا۔ اور جن کے پاس ورلی زندگی کے وہ سامان نہیں تھے۔ یا اُس قسم کے نہیں تھے، یا تو اُن کی عیاشی میں فرق تھا، یا وہ اُس طرف بالکل توجہ نہیں کر سکتے تھے۔ ایک مُردہ گھوڑا عیش کے احاطوں میں کہاں چھلانگیں لگا سکتا ہے۔ لیکن جب آسمانی ہدایت بیچ میں شامل ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ کرنا ہے اور یہ نہیں کرنا۔ اگر یہ کرو گے تو میرا غضب تم پر نازل ہوگا۔ اور میرا غضب تم برداشت نہیں کر سکتے۔ اِس واسطے میرے غضب سے بچنے کے لئے تمہیں میری

ہدایت پر عمل کرنے کی ضرورت

ہے۔ اور جب انسان نے اس پر عمل کیا تو وہی بے برکت زندگی جس کا انحصار صرف اچھے کھانے پینے اور رہنے سہنے پر تھا وہ بڑی حسین زندگی، وہ بڑی مُحسن زندگی، وہ بڑی پیاری زندگی اور دوسروں کے لئے بڑی خادم زندگی بن گئی۔

پھر انسان کو جو ذہنی استعدادیں عطا ہوئی ہیں وہ بھی فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ میں شامل ہیں وہ بھی ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں۔ لیکن اگر آسمانی ہدایت شاملِ حال نہ ہو تو یہ ذہنی استعدادیں بھی محض ورلی زندگی کا سامان ہی ہیں۔ یا اُن سامانوں کو پیدا کرنے والی ہیں۔ انسان کی عقل نے جب وہ خدا کی وحی اور اس کے الہام کی روشنی سے کوری تھی، باوجود ایٹم کی طاقت کو پا لینے کے اور اس کو دریافت کر لینے کے اس کے غلط استعمال سے انسانوں کی تباہی کے سامان پیدا کر دیئے۔ پس جہاں تک ذہانت کا سوال تھا، ذہانت دی گئی۔ لیکن جہاں تک آسمانی برکات سے محرومی کا نتیجہ تھا اُس ذہانت سے اِس ورلی زندگی کے ہی سامان پیدا ہوئے۔ ایک دُوسرے کو قتل و غارت کرنے کے اور اپنی سلطنتوں کو مضبوط بنانے کے سامان پیدا ہوئے۔ جن کا تعلّق محض اِس ورلی زندگی

کے ساتھ تھا۔ اور

آسمانی برکتوں سے محرومی

کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے پیار سے محرومی ظاہر ہونے لگی۔

پھر انسان کو اخلاقی طاقتیں دی گئی ہیں۔ بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوئے جنہوں نے اخلاق پر کتابیں لکھیں۔ لیکن وہ بالکل پھسپھسی سی کتابیں ہیں۔ میں آکسفورڈ میں اخلاقیات کا مضمون بھی پڑھتا رہا ہوں۔ چنانچہ وہ کتب جو آکسفورڈ اور کیمبرج اور مغرب کی یونیورسٹیوں میں یا اب روس کی یونیورسٹیوں میں اساتذہ بڑے فخر سے پڑھاتے ہیں وہ لوگ جو دینی علوم سے واقف ہیں جب وہ اُن کتب کو پڑھتے ہیں جن پر کہ مغرب فخر کرتا ہے تو وہ ہمیں بدمزہ سی، پھسپھسی سی اور لایعنی سی کتابیں نظر آتی ہیں۔

اخلاق کا حُسن

اِن مصنّفین کی آنکھوں سے پوشیدہ رہا اور اس کا خول، اور میں کہوں گا کہ وہ بھی کرم خوردہ اُن کے سامنے آیا اور اُنہوں نے اس کے متعلق لکھنا شروع کر دیا اور بڑی شہرت حاصل کی اور بڑا نام پیدا کیا۔ لیکن وہ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا تھی، اُن کی شہرت اور اُن کی ناموری کا تعلق محض اِس ورلی زندگی کے ساتھ تھا۔ اور ورلی زندگی کی چیزیں خود ورلی زندگی ہی بھول جاتی ہے۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پیدا ہوتی ہے اور نئی نسل کے سامنے نئے چٹکلے رکھ دیئے جاتے ہیں اور پُرانی باتیں نئی نسل بھول جاتی ہے۔ اُن کتابوں کے نام بھی یاد نہیں رہتے۔ اُن کے مضامین بھی یاد نہیں رہتے۔ صرف وہی چیزیں یاد رکھی جاتی ہیں جو مذہب کی خوبیوں کو بیان کرنے والی ہیں۔ یا جو بگڑی ہوئی انسانی فطرت کی بُرائیوں کو بیان کرنے والی ہیں۔ کیونکہ انہیں سچے اور حقیقی مذہب کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لئے یاد رکھنا پڑتا ہے۔ یہ میں نے اِس لئے کہا ہے کہ انگلستان میں ایک مشہور لبرل مصنّف نے غالباً ۱۸۳۶ء میں ایک کتاب لکھی جس میں اس نے بعض پہلوؤں سے ایک مذہب کی بہت گھناؤنی شکل کھینچی۔ کیونکہ اس وقت اُس مذہب کے اجارہ دار بھی اس قوم کے استحصال میں شامل تھے۔ میں اپنی پڑھائی کے سلسلہ میں ایک مضمون لکھ رہا تھا تو اس کتاب کا نام اور لکھنے والے کا نام کسی ضمن میں دیکھا۔ اس نام سے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ ہم

احمدیوں کے کام کی کتاب

ہے۔ جب ہم اسلام کا دوسرے مذاہب کے ساتھ موازنہ کریں تو یہ کام آئے گی۔ چنانچہ وہاں ایک بہت بڑی دُکان بُک ورلڈ ہے۔ میں اُس دکان پر گیا اور میں نے کہا کہ مجھے یہ کتاب چاہیئے۔ وہ کہنے لگے کہ ۱۸۳۶ء کی چھپی ہوئی کتاب جو کہ اپنی ضرورت پوری کر چکی ہے، وہ اب کہاں ملتی ہے۔ اس کو تو آؤٹ آف پرنٹ ہوئے بھی ایک زمانہ گذر گیا ہے۔ اس کا ملنا تو بڑا مشکل ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ تمہاری ضرورت اُس نے پوری کر دی ہوگی۔ لیکن میری ضرورت تو اُس نے پوری نہیں کی۔ جب اسلام کا دوسرے مذاہب کے ساتھ موازنہ اور مقابلہ کیا جائے تو یہ بڑی کار آمد کتاب ہے۔ میں نے اُن سے کہا کہ اشتہار دو جہاں سے بھی ہو مجھے یہ کتاب منگوا کے دو۔ مجھے تو اس کے حاصل کرنے میں دلچسپی ہے۔ خیر! اُن کو اس بات پر راضی کیا کہ وہ اشتہار دے کر جہاں سے بھی ملے مجھے سیکنڈ ہینڈ کتاب ڈھونڈ کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ڈھونڈ دی۔ میں نے وہ بڑی سنبھال کر رکھی ہوئی ہے۔ اور بعض لوگوں کو میں اُس کے بعض حصے پڑھاتا رہتا ہوں۔ اُس وقت بڑی محنت کر کے مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کی خاطر وہ کتاب لکھی گئی۔ یعنی وہ کتاب محض سیاسی غرض کے حصول کے لئے لکھی گئی تھی۔ لیکن جب اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والی

آسمانی برکات کا سوال

پیدا ہوا اور دوسرے مذاہب کے ساتھ موازنہ کا سوال پیدا ہوا تو اِس غرض کے لئے وہ آج ہمارے کام کی کتاب ہے۔ جیسا کہ بدصورت چہرہ خوبصورت کے حُسن کو اُجاگر کرتا ہے۔ پس آسمانی برکات کا یہ پہلو کہ اسلام کے مقابلہ میں جو چیز ہے جو آسمانی برکات سے محروم ہے وہ حسین نہیں، وہ خوبرو نہیں، وہ خوبصورت نہیں۔ وہ حسین نہیں، وہ محسن نہیں۔ اِس مقابلہ اور موازنہ کے لئے وہ بڑی مفید کتاب ہے۔ آسمانی ہدایت کو روشن کرنے اور اس کے حُسن کو ظاہر کرنے کے لئے بعض مضامین لکھنے کے لئے اس کتاب کی ضرورت تھی۔ اور اِس طرح طبعی طور پر اس کی بقاء کا سامان موجود تھا۔

رُوحانی قوتوں اور استعدادوں کا اگرچہ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کے ساتھ تعلق نہیں ہے لیکن تعلق ہے بھی جب کہ رُوحانیت بگڑ جائے۔ مثلاً بہتوں نے مذہب کو روزی کمانے کا ذریعہ بنا لیا۔ قرآنِ کریم نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ تم نے اسلامی ہدایت کے انکار کو اپنے پیٹ پالنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ پس جب رُوحانیت محض نام کی ہو۔ اور آسمانی برکات اس میں شامل نہ ہوں تو وہ رُوحانی استعدادیں بھی مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بن جاتی ہیں۔ پس قرآنِ کریم کی صداقت بالکل ظاہر ہے کہ فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے خواہ وہ رُوحانی استعدادیں ہی کیوں نہ ہوں اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اِس سے تو اِس ورلی زندگی کا سامان ہی ملے گا۔ اور جو اصل غرض ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔

اِس آیت کے شروع میں

ایک بنیادی حقیقت

بیان کی گئی ہے جو کہ اس کائنات کی بنیاد ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ ورلی زندگی کا سامان ہے۔ لیکن اس بنیادی حقیقت کے بیان کے بعد اس سے بھی اہم اور سچی حقیقت بیان ہوئی ہے۔ فرمایا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ کہ خدا تعالیٰ نے ایک اور سامان بھی پیدا کیا ہے جو آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ وہ ہر کس و ناکس کے لئے موجود نہیں رہتا۔ بلکہ جس پر اللہ تعالیٰ فضل کرے اور جس کو وہ اپنی رحمت سے نوازے اُن کے لئے ملائکہ یہ سامان لے کر آتے ہیں۔ اور جن پر اللہ تعالیٰ فضل کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے وہ اِس ورلی زندگی کے سامانوں کی کایا پلٹ کر، اُن کی ہیئتِ کذائی بدل کر انہیں ایک نہایت ہی بدلی ہوئی چیز بنا دیتے ہیں جس کا تعلق صرف حیاتِ دُنیا سے نہیں بلکہ حیاتِ ابدی کے ساتھ بھی ہے۔ ایمان کے لفظ میں یہ اشارہ کیا کہ آسمان سے ہدایت نازل ہوگی۔ تبھی تو اس پر ایمان لانا ہے۔ انسانی تاریخ میں ہمیں ایمان ایمان میں فرق نظر آتا ہے۔ پہلے انبیاء پر جو شریعتیں نازل ہوئیں اُن پر ایمان لا کر اُس وقت کے مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کو رُوحانی، اخلاقی اور اگلی زندگی کے سامانوں میں تبدیل کرنے کے لئے مواد تھا۔ لیکن وہ اِس پائے کا نہیں تھا۔ پھر انسانی ذہن آہستہ آہستہ ارتقائی مدارج طے کر کے آخر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ تک پہنچ کر

کامل شریعت کا حامل

ہوا اور ایک کامل اور مکمل شریعت کو اُس وقت کے انسان نے اور بعد میں آنے والی نسلوں نے حاصل کیا۔ اور پھر اتمامِ نعمت ہو گیا۔ اِس سے قبل پہلے انبیاء کے ذریعہ سے نعمت تو ملی تھی۔ مگر اتمامِ نعمت نہیں تھا۔ اتمامِ نعمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت نے فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ کے مطابق جو کچھ بھی انسان کو ملا تھا جو کہ محض مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا تھا اس کی ہر چیز اور ہر شیئے کے ہر پہلو کو بدل کر اُسے اُخروی زندگی کے سامان میں تبدیل کر دیا۔ پھر ایک سچے اور حقیقی مسلمان کے لئے وہ محض متاع الحیٰوۃ الدنیا ہی نہیں رہا بلکہ ابدی زندگی کا ہمیشہ رہنے والی زندگی کا سامان اُن کے لئے پیدا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انسان کو آسمانی شریعت ملی، جب آسمان سے ہدایت نازل ہوئی تو اُس نے تقاضا کیا کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اور جیسا کہ جب وقت ہوتا ہے، موقع آتا ہے اور ایمان کے متعلق بات ہوتی ہے تو ہم ہمیشہ ہی بتاتے ہیں کہ

ایمان کے تین پہلو

ہیں۔ عقیدہ کے لحاظ سے ایمان، صدقِ دل کے لحاظ سے ایمان اور عمل کے لحاظ سے ایمان۔ یعنی عقل اور دل بھی مانتا ہو کہ یہ بات سچی ہے۔ اور عقیدہ بھی اس کے مطابق ہو اور عمل بھی اس کے مطابق ہو۔ جس وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دُنیا کی طرف نوعِ انسانی کی طرف مبعوث ہوئے تو کامل شریعت آ گئی۔ اِس کامل شریعت نے ہر اس چیز کو جس کے متعلق آیت کے شروع میں کہا گیا تھا کہ وہ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنی محض ورلی زندگی کے سامان ہیں اُسے بدل کر اُخروی زندگی کے سامان بنا دیا۔ انسان شمار نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو کتنی طاقتیں دیں۔ اور کن کن رنگوں میں اس نے اُن کا استعمال کرنا ہے۔ لیکن جو انسان خدا تعالیٰ کی ہدایت کے نور میں اپنے آپ کو لپیٹ لے

تو ہمارا کھانا، ہمارا پینا، ہمارا پہننا، ہمارا رہنا سہنا، ہماری ہر حرکت اور ہمارا ہر سکون غرضیکہ ہر قوت اور استعداد کا ہر پہلو اُخروی زندگی کا سامان بن جاتا ہے پھر وہ محض ورلی زندگی کا سامان نہیں رہتا۔ لیکن ایمان کے اندر بعض کمزوریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ اس طرح پر کہ شیطانی وسوسہ آتا ہے اور انسان میں کئی خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خود نمائی یا اپنے نفس پر توکل یا اپنی اس حقیر سی قربانی پر بھروسہ کر لینا جو انسان خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس وقت ایمان ایک بگڑا ہوا ایمان، کرم خوردہ ایمان، بے جان ایمان اور بے روح ایمان بن جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ

توکل بڑا ضروری ہے

محض ایمان کافی نہیں اپنے نفس کے کسی پہلو پر کبھی اپنی طاقت کی کسی بڑائی پر بھی بھروسہ نہیں کرتا بلکہ بھروسہ محض خدا پر اور محض خدا پر کرتا ہے۔ اللہ پر جس نے کہ ہمیں یہ سب کچھ دیا اور جس کے فضل کے بغیر ہم ان سامانوں کا صحیح استعمال نہیں کر سکتے جس کے فضل کے بغیر ہم صحیح نتائج نہیں نکال سکتے جس کے فضل کے بغیر ہم اس کی رضا کی جنتوں کو نہیں پا سکتے وَعَمِلَ غَيْرِ مُتَوَكِّلُوْنَ۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور ان کے ایمان کی روح مردہ نہیں ہوتی بلکہ زندہ ہوتی ہے ان کے ایمان کی روشنی میں اندھیروں کی ملاوٹ نہیں ہوتی بلکہ خالص نور ہوتا ہے۔ ان کے ایمان کے کسی پہلو میں خود نمائی، خود ستائی اور خود پرستی اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کا پہلو نہیں ہوتا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایسا انسان سب کچھ کرنے کے بعد یہ سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ کیونکہ سب کچھ کرنے کے بعد جو کچھ کیا اگر وہ خدا کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوا تو اس نے کچھ بھی نہ کیا اور جب انسان سب کچھ کرنے کے بعد سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا تو نتیجہ پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر منحصر ہے۔ پس وہ لوگ کامل توکل کی راہ کو اختیار کرتے ہیں تب وہ جو محض مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تھا اس کی شکل بدل جاتی ہے اور ابدی زندگی کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں جہاں ٹھہرنا کہیں نہیں۔ قرآن کریم میں بھی اور قرآن کریم کی اس تفسیر میں بھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی بڑی وضاحت سے یہ آیا ہے کہ جنتوں میں بھی کوئی صبح پہلی شام کے برابر نہیں ہوگی بلکہ وہ صبح اس سے زیادہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر رہی ہوگی ہر دوپہر صبح سے آگے اور ترقی یافتہ ہوگی اور ہر شام دوپہر سے آگے ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ

ایک غیر متناہی سلسلہ

ہوگا۔ عمل ہوگا امتحان کے بغیر خدا تعالیٰ کے پیار میں زیادتی کو جذب کرنے والا، خدا تعالیٰ کی محبت کو اس کی رحمت کو اس کے نور کو اور بھی زیادہ حاصل کرنے والا عمل۔ وہ کیا ہوگا ہمیں نہیں معلوم اس دنیا میں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ وہ چیز جو اپنے نفس میں محض مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تھی اس میں کتنی عظیم تبدیلی پیدا ہوئی کہ اس نے ابدی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے۔

غرض ہر چیز جو خدا نے ہمیں دی ہے۔ اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ سوائے اس ورلی زندگی کے وہ اور کسی کام کی نہیں اور پھینک دینے کے قابل ہے لیکن ایک پہلو یہ ہے کہ ہر چیز کا استعمال خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق استعمال خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے استعمال، وہ استعمال جس کے بعد خدا تعالیٰ پر توکل پیدا ہوتا ہے۔ ایسا استعمال انسان کی زندگی کو بالکل بدل ڈالتا ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی خیر و برکت اور روحانی ترقیات اور اس دنیا اور اُس دنیا کی جنتوں کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو یہ عظیم شریعت ہماری طرف لے کر آئے جس نے اس

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

میں اتنی عظیم اور انقلابی تبدیلی پیدا کر دی کہ اس عظیم شریعت کو چھوڑ اور اس عظیم تبدیل شدہ نتائج کو چھوڑ کر ہم محض مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کی طرف، محض دنیا کے سامانوں کی طرف جھک جائیں؟

کوئی سمجھدار کوئی مخلص کوئی خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والا احمدی تو ایسا نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اسی کے فضل اور اس کی رحمت سے ہر اس چیز کو کہ اگر اس کا فضل نہ ہو تو وہ محض مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہے اور چھونے کے قابل بھی نہیں اللہ کی رضا کی جنتوں کے حصول کا ذریعہ بنائیں اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کی بتائی ہوئی ہدایت اور اس کی قائم کردہ توکل کی راہوں پر چل کر ہم ہر چیز کی کُنہ کو بدل دیں اور جو چیز مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تھی وہ ہماری زندگیوں کے لئے، ہماری نسلوں کے لئے اور نوع انسانی کے لئے ابدی حیات کے سامان پیدا کرنے والی بن جائے۔ اَللّٰھُمَّ آمین

افسوس مکرم نواب خان صاحب درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۱۸ر وفا (جولائی)۔ افسوس مکرم نواب خان صاحب درویش آج رات قضاء الٰہی سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مہمان خانہ کے صحن میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھائی۔ اور درویشان کرام کی بھاری اکثریت نے اس میں شرکت کی بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا قبر کے تیار ہو جانے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نواب خان صاحب ابتدائی درویشان میں سے تھے خاموش طبع درویش منش بے ضرر انسان اپنے کام سے کام رکھنے والے تقسیم ملک سے قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تحریک پر مرحوم نے اپنے آپ کو دیہاتی مبلغین کلاس کے لئے وقف کیا اور شروع زمانہ درویشی میں اس کلاس میں تعلیم پاتے رہے۔ چونکہ موصوف زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے اس لئے عملی طور پر تبلیغ کے میدان میں نہ بھیجے جا سکے البتہ مقامی طور پر مختلف قسم کی خدمات بجا لاتے رہے۔ آخری دنوں میں مرکزی لائبریری میں بطور مددگار کارکن کام کرتے تھے اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ سالہا سال سے اس خدمت کو پوری فرمانبرداری سے بجا لاتے ہوئے چلتے پھرتے اپنے مالکِ حقیقی کے آخری بلاوے پر لبیک کہہ کر اس کے حضور حاضر ہو گئے اور بہشتی مقبرہ میں آخری آرامگاہ نصیب ہوئی اس طرح جس نیت سے مرحوم نے درویشی اختیار کی تھی آج اس مقصد کو پا گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب کے بلند مقام پر فائز کرے اور اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے آمین

درخواست دُعا۔ لندن سے مکرم رشید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ اُن کے والد محترم چودھری بشیر احمد صاحب لاہور (پاکستان) میں ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں گردے میں پتھری ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے تمام احباب جماعت اور درویش بھائیوں سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپریشن کو کامیاب فرمائے۔ (مہتمم اشاعت) عبد القادر اعوان قادیان

قسط نمبر ۱

بزرگانِ سلف کی بعض کتابوں میں تبدیلی کا ناپاک منصوبہ

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

تحریکِ احمدیت کے علم کلام کی برتری، حقانیت اور فتح مبین کا ایک دستاویزی ثبوت یہ بھی ہے کہ غیر احمدی علماء نے سلسلہ احمدیہ کے زبردست دلائل، منقولی شواہد اور فیصلہ کن حقائق کے مقابل علمی طور پر عبرتناک شکست کھا جانے کے بعد اپنے ہی مسلمہ بزرگانِ سلف کی کتابوں میں ردّ و بدل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور ان کے جدید ایڈیشنوں میں ترمیم کر کے ان کو اپنے معتقدات کے سانچہ میں ڈھالا جا رہا ہے۔ بعض کتابوں کے متن میں سے صفحوں کے صفحے خارج کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح بعض تراجم میں سے عہدِ اوّل کے بہت سے علماءِ ربانی اور صوفیائے عظام کے ایسے واقعات و فرمودات کو نہایت پُراسرار طریق سے نکالا جا رہا ہے جو احمدی مناظر قیامِ پاکستان سے قبل سالہا سال تک اپنے مباحثوں میں پیش کیا کرتے تھے اور جن کا ایک معتدبہ حصّہ احمدیہ لٹریچر میں محفوظ ہے اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی تاریخ کا ایک دائمی حصّہ بن چکا ہے۔

اس ضمن میں یہاں تک بے باکی اور دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا گیا ہے کہ خود تراشیدہ اور من گھڑت الفاظ یا فقرات کو بلا تامل اسلام کی گذشتہ بلند پایہ شخصیتوں کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ کا یہ منصوبہ وسیع پیمانے پر منصّۂ شہود میں آ چکا ہے اور اس کا دائرہ نثر اور نظم دونوں پر حاوی ہے اور مواعظ و خطبات سیرۃ و سوانح۔ تصوّف۔ عقائد اور کلام و حدیث کی کتابوں تک ہی نہیں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر تک جا پہنچا ہے:۔

موجودہ ابتدائی تحقیق کے مطابق مندرجہ ذیل کتابیں قطعی ردّ و بدل کی اس سازش کا شکار ہو چکی ہیں:۔

۱۔ مجموعہ خطب:۔ (مؤلفہ مولانا محمد مسلم صاحب مرحوم)

۲۔ معراج نامہ:۔ (مولوی قادر یار صاحب مرحوم)

۳۔ تذکرۃ الاولیاء:۔ (تصنیف حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

۴۔ اربعین فی احوال المہدیین (مؤلفہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ)

۵۔ شمائل ترمذی:۔ (از حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)

۶۔ صحیح مسلم شریف:۔ (حضرت امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ)

۷۔ تفسیر مجمع البیان (حضرت الشیخ فضل ابن الحسن الطبری المشہدی)

۸۔ ترجمہ قرآن کریم۔ از حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجموعہ خطب

انیسویں صدی کے مسلم پنجاب میں اہلسنّت والجماعت کے ایک مشہور عالم و خطیب مولانا محمد مسلم (ولادت ۱۸۰۵ء وفات ۱۸۸۰ء) گذرے ہیں جن کو جامع البرکات والکمالات کا خطاب دیا جاتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب "گلزارِ آدم" "گلزارِ یوسفی" "گلزارِ سکندری" "گلزارِ محمدی" ۔۔ تاثیر الصلوٰۃ اور "تقویۃ الاسلام" وغیرہ پنجابی کتابوں کے مؤلف تھے[۱] آپ کا لکھا ہوا مجموعہ خطب بہت مقبول ہے جس کے مواعظ اور اشعار شہر شہر اور دیہات میں گونجتے اور بڑے شوق اور ذوق سے سنائے جاتے رہتے ہیں آپ کے مجموعہ خطب میں ایک شعر یوں درج تھا ؎

اسمٰعیل و اسحٰق نہ رہیا موسیٰ عیسیٰ نالے

ہور الیاس داؤد پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعہ خطب صفحہ ۱۵ مطبوعہ $\frac{۱۳۱۹ھ}{۱۹۰۲ء}$ مطبع مفید عام لاہور)

یعنی ۔۔ حضرت اسمٰعیل، اسحٰق نیز موسیٰ اور عیسیٰ بھی نہ رہے اسی طرح الیاس اور داؤد پیغمبر نے بھی موت کے پیالے پی لئے۔

پہلا مصرعہ سے چونکہ وفاتِ حضرت عیسیٰؑ کے احمدی نظریہ کی صریح تائید ہوتی تھی۔ اور صاف طور پر کھل جاتا تھا کہ جماعت احمدیہ ہی آئمہ اہلسنت والجماعت کے قدیم عقائد پر گامزن ہے اس لئے اس رسالہ کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا گیا ہے جس میں مندرجہ بالا شعر کو بدل کر یہ الفاظ لکھ دیئے گئے ہیں ؎

اسمٰعیل و اسحٰق نہ رہیا اوتھے موسیٰ نالے

نوح آدم داؤد پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعہ خطب پنجابی صفحہ ۱۰ ناشر سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

معراج نامہ

زبان اردو میں معراج نامہ کے نام سے صوفی اسلام اللہ اکبر آبادی شفیق اورنگ آبادی نوازش علی خان شیدا۔ محمد باقر آگاہ تصوف حسین واصف اکبر آبادی اور دوسرے اربابِ سخن نے متعدد رسالے شائع کئے مگر پنجاب میں جو پنجابی اور منظوم معراج نامہ مقبولِ خاص و عام ہوا۔ وہ مولوی قادر بخش صاحب المتخلص قادر یار [illegible] ۱۸۰۲ء وفات ۱۸۶۲ء کا لکھا ہوا [illegible]

میں یہ شعر آج تک موجود ہے ؎

چپ محمد حرف نہ کیتا ستا نال غنی دے

دھاتا روح جناب جوابوں بنت تمام زمین دے

دوسرے مصرعہ میں معراج کی اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے کہ اس اعجازی واقعہ کے دوران آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس خواب میں اپنے خدا تک پہنچی تھی مگر جسدِ اطہر زمین میں رہا تھا۔ اس مصرعہ سے چونکہ معراج روحانی پر مہر تصدیق ثبت ہوتی تھی اس لئے معراج نامہ کے جدید ایڈیشن تبدیل کر دیئے گئے ہیں اور اس کی بجائے مصرعہ ثانی یہ لکھ دیا گیا ہے۔ ع

"دھاتا روح جناب خوابوں بُت بھی تھا چلیندے"

(معراج مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح جنابِ الٰہی میں ایسی صورت میں حاضر ہوئی کہ آپ اپنے جسد عنصری سمیت ہی سیر کو چل کر گئے۔

تذکرۃ الاولیاء

دنیائے اسلام [illegible] عارف حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی $\frac{۶۱۸ھ}{۱۲۲۱ء}$) بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں "تذکرۃ الاولیاء" کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی ہے یہ کتاب کثیر التعداد اولیاء و صوفیاء کے ایمان پرور حالات و ملفوظات کا بہترین ماخذ اور تصوّف اسلامی کا شاہکار تسلیم کی جاتی ہے اصل کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا پہلا مستند اور بامحاورہ اردو ترجمہ جناب عطاء الرحمٰن [illegible] کے قلم کا رہین منت ہے۔ جو [illegible] صاحب نقشبندی تاجر کتب منزل نقشبندی بازار لاہور نے اپریل ۱۹۴۲ء [illegible] نہایت صحت سے چھپوایا تھا۔

اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کی تائید یا اس پر اعتراضات کے جواب میں بہت سے حوالے ملتے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ سلسلہ احمدیہ کی دیگر کتب کے علاوہ جماعت احمدیہ کے مشہور مناظر خالد احمدیت ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی "احمدیہ پاکٹ بک" میں بھی موجود ہے۔ احمدیہ لٹریچر یا مناظرات میں تذکرۃ الاولیاء سے منقول جن بزرگوں کے اقوال و واقعات سے استنباط کیا جاتا رہا ہے اُن کے نام یہ ہیں:۔

حضرت امام جعفر صادقؒ المتوفی $\frac{۱۴۸ھ}{۷۶۵ء}$ حضرت حسن بصریؒ المتوفی $\frac{۱۱۰ھ}{۷۲۹ء}$ حضرت بایزید بسطامیؒ المتوفی $\frac{۲۶۱ھ}{۸۷۴ء}$ حضرت سری سقطیؒ (المتوفی $\frac{۲۵۲ھ}{۸۶۷ء}$) حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی ۱۶۱ھ) حضرت امام ابو حنیفہؒ (المتوفی $\frac{۱۵۰ھ}{۷۶۷ء}$) حضرت یحییٰ معاذ الرازیؒ (المتوفی $\frac{۲۵۸ھ}{۸۷۱ء}$) حضرت شبلیؒ (المتوفی $\frac{۳۳۴ھ}{۹۴۶ء}$) حضرت ابو الحسن النوریؒ (المتوفی $\frac{۲۹۵ھ}{۹۰۸ء}$) حضرت محمد بن علی الحکیم الترمذیؒ (المتوفی $\frac{۲۵۵ھ}{۸۶۹ء}$) حضرت ابو بکر واسطیؒ (المتوفی $\frac{۳۱۸ھ}{۹۳۱ء}$) حضرت رابعہ العدویہ (المتوفاۃ $\frac{۱۸۵ھ}{۸۰۱ء}$) حضرت ابو الفضل حسن سرخسیؒ حضرت ابو الحسن خرقانیؒ (المتوفی $\frac{۴۲۵ھ}{۱۰۳۳ء}$) حضرت جنید بغدادیؒ (المتوفی $\frac{۲۹۸ھ}{۹۱۰ء}$) حضرت حسین منصورؒ (المتوفی $\frac{۳۰۹ھ}{۹۲۲ء}$) حضرت ابو القاسم نصر آبادیؒ (المتوفی $\frac{۳۶۷ھ}{۹۷۷ء}$) مندرجہ بالا بزرگوں کے اقوال و واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ:۔

۱۔ الہام مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی علامت ہے۔

۲۔ خاکساری اور فروتنی بزرگی و ولایت کا لازمی وصف ہے رعب تذلل ہے ربِ درگاہ باری

۳۔ عالم کشف و رؤیا میں بعض ایسے نظارے بھی اولیاء اللہ کو دکھائے جاتے ہیں جو اگر ادی دنیا میں رونما ہوں تو خلافِ شریعت قرار دیئے جاتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں پیدا ہونے والے پہلے بزرگوں کو بڑے بڑے مقامات سے نوازا گیا اور انہوں نے اپنی شان کے متعلق بڑے بڑے دعاوی کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ روحانی کی برکت کا کرشمہ ہے۔

۵۔ بعض اوقات خواب میں دکھائی دینے والی بعض چیزیں خارج میں مادی صورت بھی اختیار کر لیتی ہیں۔ جیسا کہ اولیائے اُمت کے روحانی تجربوں اور مشاہدوں سے ثابت ہے

۶۔ علماءِ ظواہر نے اپنی بے بصیرتی کی وجہ سے ہمیشہ ہی بزرگانِ اُمت پر ان کے زمانہ میں کفر کے فتوے عائد کئے ہیں۔

۷۔ "خاتم الاولیاء" کے معنی ولیوں کے سردار کے ہیں اور خاتم الانبیاء کے معنی نبیوں کے سردار کے ہیں۔

[۱] پنجابی شاعروں کا تذکرہ [illegible] گشتہ امرتسری [illegible]

[illegible]

۸۔ جبکہ کا استعارہ گزشتہ صوفیوں اور بزرگوں کے ہاں زیر استعمال رہا ہے۔ لہٰذا اس کا مذاق اڑانا دنیائے تصوف کے رموز و اسرار سے قطعی ناواقفی کی دلیل ہے۔

۹۔ بعض کرامات جن کی بناء پر حضرت بانی جماعت احمدیہ پر اعتراض کیا جاتا ہے اُن کے نمونے ہمیں پہلے انبیاء کی زندگی میں بھی ملتے ہیں۔

۱۰۔ کسی شخص یا مقبرہ کے بہشتی قرار دیئے جانے کا انکشاف پہلے بزرگوں پر بھی ہوتا رہا ہے۔ بعض مقامات کی زیارت گزشتہ بزرگوں کے اقوال کے مطابق نفلی حج کا رنگ رکھتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے جب کتابوں اور مناظروں کے ذریعہ عام مسلمان پبلک کے سامنے یہ تحریرات پیش کی گئیں اور ثابت کر دیا گیا کہ احمدیت کسی نئے مسلک یا مکتبِ فکر کا نام نہیں ہے اور حضرت بانی جماعت احمدیہ اسی مقدس قافلہ کے ایک ممتاز فرد ہیں جس میں تیرہ سو سالہ بزرگانِ اُمت شامل ہیں۔ تو مخالف علماء حیران رہ گئے اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا کہ وہ تذکرۃ الاولیاء کا ایسا ترجمہ عوام کو دیں جو احمدیوں کے پیش کردہ حوالوں سے معرّا اور خالی ہو۔ جس پر علامہ عبدالرحمٰن صاحب شوق امرتسری نے خالص اسی نقطۂ نگاہ سے قلم اُٹھایا اور ایک اندر ترجمہ جس کا ایک ایڈیشن ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے ۱۹۵۶ء میں شائع کیا۔ علامہ عبدالرحمٰن صاحب شوق نے اس ایڈیشن میں احمدیت کی مخالفت کے جوش میں ۱۹۴۵ء کے مستند اور با محاورہ اردو ترجمہ کے مندرجہ ذیل مقامات پر قطع و برید کر کے ان کو اپنے ترجمہ سے یکسر خارج کر دیا۔ حالانکہ تذکرۃ الاولیاء فارسی۔ مطبوعہ ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء مطبع محمدی لاہور میں یہ سب حوالے موجود ہیں۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی ۱۳۰۶ھ)

حذف شدہ فرمودات ذیل میں ملاحظہ فرمایئے اور پھر سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے سوچیئے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے لے کر آج تک تمام مخالف علماء علمبرداران پاک نہاد اور فنا فی اللہ بزرگوں کے زمانہ میں ہوتے جن کے ارشادات کو احمدیت کی مخالفت کے باعث حذف کیا جا رہا ہے۔ تو کیا وہ اسلام کی ان مایہ ناز ہستیوں کو بھی غیر مسلم اور کافر قرار دیتے؟

۱۔ منقول ہے کہ کسی آدمی سے آپ (حضرت بایزید بسطامیؒ) نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ —— کہا حج کو —— پوچھا کچھ پاس ہے؟ —— کہا دو سو درم —— فرمایا یہ مجھے دے دو کیونکہ میں عیالدار ہوں اور سات بار میرے گرد پھر کر واپس چلا جا تیرا حج یہی ہے اس نے ویسا ہی کیا اور واپس چلا گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۹۴ ۱۳۰۶ھ)

(ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۲۔ منقول ہے کہ ایک روز آپ (حضرت ابو یزید بسطامیؒ) اصحاب جمعیت کسی کوچہ میں سے جا رہے تھے سامنے سے کتا آیا۔ تو آپ نے اسے رستہ دیا۔ یہ دیکھ کر ایک مرید کے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معزز بنایا ہے۔ اور آپ اس وقت سلطان العارفین ہیں۔ پھر آپ اپنے اور سارے صادق مریدوں پر کتے کو ترجیح دیتے ہیں آپ نے فرمایا اے عزیز کتے نے زبان حال سے بایزید کو کہا تھا کہ ازل میں مجھ سے کونسا ایسا قصور ہوا کہ جس کے عوض مجھے کتا بنایا گیا اور تو نے کونسا نیک کام کیا جس کے عوض تجھے سلطان العارفین کہا گیا۔ یہ خیال آتے ہی میں نے راستہ دے دیا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۹۵ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۳۔ فرمایا (محمد علی حکیم الترمذی) کہ مجذوب کی کئی ایک منازل ہیں۔ چنانچہ بعض کو نبوت کا تیسرا حصہ ملتا ہے اور وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوتا ہے۔ جیسا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور تمام انبیاء کے سردار تھے۔ اور نبوت آنحضرتؐ پر ختم تھی۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۲۴۶ مطبوعہ ۱۳۰۶ھ)

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۲۳ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۴۔ جس طرح عورتوں کو حیض آتا ہے اسی طرح مرید کیلئے راہ ہدایت میں حیض ہے۔ مرید کی راہ کا حیض گفتگو سے آتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو ناپاک حالت میں رہتے ہیں کبھی پاک ہی نہیں ہوتے اور بعض ایسے ہیں جن کو یہ حیض لاحق ہی نہیں ہوتا وہ ساری عمر پاک رہتے ہیں۔[1]

تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۳۰۹

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۷۷ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۵۔[2] جب سے میں نے اپنی والدہ کے شکم میں جنبش کی اس وقت سے لے کر اب تک کے سارے واقعات جو پیش آئے ہیں کم و کاست بیان کر سکتا ہوں۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۳۲۹)

(ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۱۹ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

[1] قول ابو بکر واسطیؒ
[2] حضرت ابو الحسن خرقانیؒ

۶۔ "میں (حضرت ابو الحسن خرقانیؒ) ماسوائے اللہ سے زاہد ہو گیا۔ پھر جب میں نے اپنے آپ کو بلایا تو حق تعالیٰ سے آواز آئی۔ میں نے خیال کیا کہ اب میں خلقت سے آگے بڑھ گیا ہوں۔ میں لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے محرم ہو گیا۔ پھر حج کرنے لگا۔ اور وحدانیت میں جب طواف کرنے لگا تو بیت المعمور نے میری زیارت کی کعبہ نے میری تسبیح پڑھی ملائکہ نے میری تعریف کی پھر ایک نور نمودار ہوا جس میں حق تعالیٰ کا مقام تھا۔ جب اس مقام میں پہنچا تو میری ملکیت میں کوئی چیز بھی نہ رہی۔

تذکرۃ الاولیاء فارسی ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۲۳

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۲۱ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۷۔ نیز فرمایا کہ میں (حضرت ابو الحسن خرقانی) بایزید اور اویس قرنی ایک ہی کفن میں تھے۔ (تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۳۲۶)

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۲۱ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۸۔ "نیز فرمایا کبھی تو میں بس کا ابو الحسن ہوں اور کبھی وہ ابو الحسن ہے۔ یعنی جب میں فنا ہوتا ہوں تو وہ میں ہوتا ہوں"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۲۴)

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۲۴ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۹۔ نیز فرمایا کہ ایک روز اللہ تعالیٰ سے آواز آئی کہ جو شخص زیارت حضرت ابو الحسن خرقانیؒ تیری مسجد میں داخل ہو گا اس کے گوشت اور پوست پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔ اور جو بندہ تیری مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے گا خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری زندگی کے بعد وہ قیامت کے دن عابدوں میں اٹھے گا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۲۶)

(ترجمہ کتاب تذکرۃ اولیاء صفحہ ۵۲۹ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۱۰۔ میں (حضرت ابو الحسن خرقانیؒ) نے جب اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے میری اصلی حالت دکھائی جائے تو اس نے دکھا دی اور وہ یہ کہ میں ایک میلے کچیلے ٹاٹ کی طرح ہوں میں نے دیکھ کر عرض کی کہ کیا میں ایسا ہی ہوں؟ آواز آئی کہ ہاں —— پھر میں نے پوچھا کہ پھر یہ ارادت محبت اور شوق اور تحرش کیا ہے؟ آواز آئی کہ وہ سب کچھ ہماری طرف سے ہے۔ اور تو وہی ہے جو کچھ دیکھ چکا ہے جب میں نے اس کی طرف اس کی ہستی سے دیکھا تو مجھے اپنی ہستی سے نکالا پس اپنے آگے دیکھا تو میں اپنی ہستی سے نکلا اور اپنے اندوہ کے زانو بیچھے آزردہ دل ہو کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا یہ میرا کام نہیں۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۳۷ ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۵۵ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

۱۱۔ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ بعض قبرستان ایسے ہوں گے کہ ان کے چاروں کونے پکڑ کر اسے بغیر حساب کے بہشت میں ڈال دیں گے۔ ان میں سے ایک بقیع بھی ہے"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۳۴۳ ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۶۹ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(باقی)

(ہفت روزہ لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

تحریک جدید کے شاندار مستقبل کو قریب تر لانے کیلئے مزید جد و جہد کی ضرورت ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت کے مطابق اسلام کے غلبہ کے لئے تحریک جدید جیسی شاندار اور الہامی تحریک شروع فرمائی جس کے شاندار نتائج اکناف عالم میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں غیر معمولی برکت پیدا کر رہا ہے لیکن تحریک جدید کے شاندار مستقبل کو قریب تر لانے کے لئے مزید جد و جہد کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وہ دن قریب ہیں جب دنیا کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام کو قبول کر چکی ہو گی اور دنیا کی سب طاقتیں اور ملک بھی اس آنے والے روحانی انقلاب کو روک نہیں سکتے جبکہ وہی زبانیں جو آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہی ہیں آپ پر درود و سلام بھیج رہی ہوں گی یہ دن یقیناً آنے والے ہیں لیکن یہ پیشخبریاں ہم پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد کرتی ہیں ...... ہمیں عظیم قربانیاں دینی ہوں گی جب ہم اپنا سب کچھ ...... قربان کر دیں گے۔ تب خدا کہے گا کہ ...... میں ابھی اپنا عہد یہ لقمہ تمہیں دیتا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ احباب کو اخلاص کے ساتھ اسلام کے عالمگیر غلبہ کیلئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت ہر کوشش اور قربانی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دہریوں کی طرف سے پیش کئے گئے سوالات کے جوابات

اشاعتِ اسلام سوسائٹی آکھور کے جلسہ عام میں احمدی وفد کی تقاریر

اور

دلچسپ تبادلہ خیالات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن تامل ناڈو

مدراس سے ۲۰۰ میل دور سیلم ضلع کے آکھور شہر میں دہریوں کی ایک بہت بڑی جماعت کے صدر این کے دیوراج کی طرف سے مسلمانوں اور ان کے علماء کو مخاطب کر کے بعض سوالوں پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کر کے اپنے علاقہ اور مضافات میں وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا تھا۔ (یہ سوالات اخبار بدر کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں) اس پمفلٹ میں خاص طور پر آکھور کی اشاعتِ اسلام ایسوسی ایشن اور اس کے صدر محترم جناب صاحب جی صاحب بہادر مخاطب تھے انہوں نے مختلف علماء اور عربی مدارس میں یہ پمفلٹ روانہ کر کے جواب طلب کیا تھا لیکن ان میں سے سوائے ایک مولوی صاحب کے کسی نے کوئی توجہ نہیں دی ان مولوی صاحب نے ان سوالات کا مختصر جواب لکھ کر روانہ کیا تھا۔ جو کسی کے لئے قابلِ تشفی نہیں تھا۔

بمقام نیڈور (NEDOR) جہاں ایک بہت بڑا عربی کالج ہے وہاں کے مفتی مولوی محمد حنیف صاحب نے لکھا کہ آمد و رفت کے اخراجات کے علاوہ ایک صد روپے /۱۰۰ پیشگی ادا کریں تب ہی وہ آکر جواب دے سکیں گے۔

خاکسار کو بھی محترم صاحب جی نے یہ پمفلٹ روانہ کر کے لکھا کہ یہاں اس سلسلہ میں اگر کوئی جلسہ منعقد کیا جائے تو ضرور شرکت کریں اور ان سوالات کا جواب دیں۔

چنانچہ اس دعوت نامہ کے جواب میں خاکسار نے اور مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر نے لکھا کہ جب کبھی وہ جلسہ عام کا انعقاد کریں گے تو ہم اس میں اپنے اخراجات پہ شرکت کرنے اور ان سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد محترم صاحب جی نے جماعتِ اشاعتِ اسلام کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶/۶/۷۶ بروز ہفتہ آکھور عربی مدرسہ کے گراؤنڈ میں ایک جلسہ عام کا انتظام کر کے ہزاروں اشتہارات کے ذریعہ تمام علاقہ میں وسیع پیمانہ پر اس کی تشہیر کی۔

اس اشتہار میں خاکسار اور مکرم نوجوان صاحب کے علاوہ مولوی عبدالحمید خان صاحب (سابق متولی جامع مسجد آکھور) مولوی محمد مصطفیٰ صاحب، پیش امام مولوی عبدالقادر صاحب (تبلیغی جماعت) اور ڈاکٹر نورجہان بیگم صاحبہ کے نام درج تھے۔

اس دعوت نامہ کے مطابق خاکسار مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مکرم حسن محمد جعفری مکرم خلیل احمد صاحب اور مکرم پالگھاٹ محمد صاحب پر مشتمل ایک وفد مورخہ ۲۶/۶/۷۶ کی صبح کو روانہ ہو کر اسی دن شام کو آکھور پہنچا۔

وہاں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ سوائے مولوی عبدالحمید خان صاحب کے باقی سب مولویوں نے اس جلسہ میں شرکت اور تقریر کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کے علاوہ کئی مولویوں کو اس جلسہ میں تقریر کرنے اور ان سوالات کا جواب دینے کی فرداً فرداً دعوت دی تھی حتیٰ کہ یہاں کی جامع مسجد میں تبلیغی جماعت کی طرف سے آئے ہوئے چند مولویوں کو محترم صاحب جی نے جا کر دعوت دی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیا کہ ہمیں مرکز سے قبل از وقت اجازت لینی ہے۔

رات کے ۱/۲ ۹ بجے یہ جلسہ محترم صاحب جی کی زیرِ صدارت خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ باوجود رات زیادہ ہو جانے کے ایک معقول تعداد میں لوگ جلسہ گاہ میں دور دور تک بیٹھے ہوئے تھے اور مسلسل تین گھنٹے تک نہایت توجہ سے تقریر سنتے رہے تھے ان سامعین میں ایک معقول تعداد میں دہریوں کی جلسہ گاہ میں دور دور تک بیٹھے ہوئے اور پردوں کے پیچھے کثرت سے غور سے سن رہے تھے۔

محترم صاحب جی صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور کہا کہ دہریوں کے ان سوالات کا جواب دینے کے لئے کئی مولویوں کو ہم نے دعوت دی تھی لیکن کسی نے بھی قبول نہیں کی ہمیں خوشی ہے کہ اس جلسہ میں ان سوالات کا جواب دینے کیلئے مدراس سے جماعتِ احمدیہ کے نمائندگان یہاں تشریف لائے ہیں ہم ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبدالحمید خان صاحب نے مختصر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دہریوں کی طرف سے پیدا کئے گئے ان سوالات کا جواب دینا بہت مشکل ہے اس لئے ہمارے بعض علماء نے یہ جواب دیا ہے کہ دہریوں کو منہ لگانا درست نہیں۔ تاہم ہمیں خوشی ہے کہ مدراس سے جماعتِ احمدیہ کے مولوی صاحب اپنے ساتھیوں کو لے کر آئے ہیں۔ میں اپنے دہریہ دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے سوالات کا جواب سن لیں۔

احمدی مبلغ کی تقریر

اس کے بعد خاکسار نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے تامل زبان میں ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی اور بتایا کہ اسلام کی بنیاد۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی توحیدِ الٰہی اور رسالتِ محمدی پر قائم ہے۔ خاکسار نے مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں اسلام کی توحید کی تعلیم پر روشنی ڈالنے کے بعد کہا کہ اگر آجکل مسلمانوں میں قبر پوجا۔ درگاہ کی زیارت وغیرہ شرک و بدعت نظر آتی ہے۔ تو اس کی اسلام اور شریعتِ محمدی ذمہ دار نہیں اس کے بعد رسالت کے ضمن میں مختلف اقوام میں انبیاء کی بعثت کا ذکر کرنے کے بعد رحمۃ للعالمین کے طور پر حضرت خاتم النبیین صلعم کی آمد کی تفصیل بیان کی اور ساتھ ہی مسئلہ ختمِ نبوت کی طرف روشنی ڈالی جو ان سوالات کے ضمن میں آتا تھا۔

اس کے بعد ان سوالات کی بنیاد پر حضرت عیسیٰؑ کی حیات و وفاتِ مسیح کے سلسلہ میں قرآن و احادیث اور تاریخی شواہد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ حضرت مسیح ناصری کا مردوں کو زندہ کرنا، پرندے پیدا کرنا وغیرہ امور کی حقیقت بیان کی بالآخر مذکورہ پمفلٹ میں مجددین کی آمد اور امام مہدی و مسیح موعود کی بعثت کے متعلق جو سوالات تھے ان کا جواب دیتے ہوئے امام مہدی کی علامات قرآن و احادیث کی روشنی میں بتائیں اور بتایا کہ یہ تمام علامات حضرت مرزا غلام احمد القادیانی بانی سلسلہ احمدیہ جنہوں نے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا پر چسپاں ہوتی ہیں آخر میں خاکسار نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم کل بھی یہاں قیام پذیر ہیں میری تقریر میں بیان کردہ امور کے بارے میں کسی کو کوئی شک و شبہ ہو تو وہ کل سارا دن ہم سے مل کر اپنے شک و شبہات کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

غیر احمدی مولوی صاحب کی تقریر

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم صاحب جی صدر جلسہ نے یہ اعلان فرمایا کہ احمدی مبلغ کی اس تقریر کا کوئی جواب دے سکتے ہیں تو وہ اسٹیج پر تشریف لا کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی سامنے آنے کے لئے تیار نہ ہوا اس پر مکرم صاحب جی نے پھر مولوی عبدالحمید خان صاحب کا نام لے کر درخواست کی کہ وہ دوبارہ اسٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کریں چنانچہ موصوف نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ احمدیہ مسئلہ مسلمانوں کے درمیان ایک قابلِ نزاع مسئلہ ہے ہمارے بڑے بڑے علماء اس تحریک کے خلاف ہیں۔ اور ان پر کافر ہونے کا فتویٰ بھی دیا ہے نیز حال ہی میں کئی تحقیقات کے بعد حکومتِ پاکستان نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔

ہمارے پاس قرآن و احادیث موجود ہے اس لئے ہمیں اس نئی تحریک کے لئے کچھ مزید تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی وفات اور آخری زمانہ میں دمشق کے سفید منارے پر اترنے والے مسیح کے متعلق بھی ہم میں اور احمدیوں میں اختلاف ہے اس سلسلہ میں ہم کل مولوی صاحب سے بات کرنے والے ہیں البتہ ان متنازعہ فیہ مسائل کے علاوہ دہریوں کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں وہ قابلِ ستائش ہیں میرا یہ یقین ہے کہ اس رنگ میں دہریوں کا جواب دینے والے ہمارے اس علاقے کے علماء میں کوئی نہیں ہے حال ہی میں سنگراچاریہ کے اعتراضات کا احمدی رسالہ "راہِ امن" نے جو جواب دیا ہے۔ وہ لاجواب ہے ایسے جواب مختلف دلائل و براہین کے ذریعہ

صرف احمدی ہی دے سکتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس نے پہلے مکرم عبدالحمید خان صاحب کی تقریر کا جواب دیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلعم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ صرف رحمۃ للمسلمین کے طور پر نہیں بھیجا آج دنیا میں ۳۶۰ کروڑ سے زیادہ آبادی ہے۔ لیکن آپ پر ایمان لانے والے صرف ۷۰ کروڑ ہیں۔ واکثرھم لایؤمنون کے مطابق زیادہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ لیکن اس طرح اکثریت کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے آپ کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ آپ نے مذکورہ پمفلٹ کے سوالات کے ضمن میں انبیاء کی آمد کی غرض و غایت ہندو مذہب میں اسلام اور مسیح موعود علیہ السّلام کے بارے میں پیشگوئیاں۔ ارکان اسلام کا فلسفہ۔ مسئلہ زکوٰۃ۔ اسلام کا اقتصادی نظام وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ تقریر قریبًا ایک گھنٹہ تک رہی۔

اس تقریر کے بعد صاحب صدر کی درخواست پر تیسری مرتبہ مولوی عبدالحمید خانصاحب نے سٹیج پر تشریف لا کر کہا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین جو تنازع ہے اس بارے میں ہم انشاء اللہ آپس میں بیٹھ کر گفتگو کریں گے۔ یہ دونوں تقریریں سننے کے بعد میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مذہبی سٹیج میں ہم ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو طفلِ مکتب محسوس کرتے ہیں۔ یہ لوگ مختلف مذاہب پر اور ان کے عقائد پر عبور حاصل کر کے احمدیہ نقطۂ نگاہ سے اپنی فوقیت ثابت کرنے پر بڑے ہوشیار ہیں۔ بہرحال ایسی علمی تقریریں سننے کا موقعہ دینے پر میں آمبور کے مسلمانوں کی طرف سے اشاعت اسلام ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ نے مکرم صاحب جی کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ رات کے ۱۲ بجے خاکسار کی اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے بعد بھی بہت دیر تک مختلف مسائل پر آپس میں گفتگو ہوتی رہی۔ اور سامعین میں مختلف لٹریچرز تقسیم کیے گئے۔

تبادلہ خیالات

دوسرے دن صبح ۹½ بجے کے قریب ہماری قیام گاہ میں مقامی دہریہ جماعت کے صدر این کے دیوراج جنہوں نے مذکورہ پمفلٹ شائع کیا تھا مع اپنے چند دہریہ ساتھیوں کو لے کر آئے۔ کئی گھنٹوں تک ہستی باری تعالیٰ اور متعلقہ امور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اسی اثناء میں قریبًا ۱۲ بجے مولوی حمید خانصاحب ایک تھیلی بھر کر کتابیں لے کر آ گئے۔

اس طرح سب کی توجہ اُن کی طرف مبذول ہو گئی۔ اور بات چیت کا رُخ تبدیل ہو گیا۔ اور دہریہ دوست بھی دلچسپی سے اس طرف متوجہ ہو گئے۔ مولوی حمید خان صاحب نے ایک تامل تفسیر القرآن نکالی اور کہا کہ مولوی صاحب نے کل وفاتِ مسیح ثابت کرتے ہوئے جو آیت پیش کی تھی۔ اس پر ہمیں اعتراض ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے آیت یٰعیسیٰ اِنّی متوفیک ورافعک الیّ کی تفسیر پڑھ کر سنائی کہ یہاں متوفیک کے معنی جسم اور روح کے ساتھ مکمل طور پر قبضہ کر کے زمین سے آسمان کی طرف اُٹھانا مقصود ہے۔ اور اس تعلق میں مذکورہ تامل تفسیر میں سے ایک حصہ پڑھ کر سُنایا۔ خاکسار نے اُس وقت عرض کیا کہ تفسیر القرآن کے متعلق یہ اُصول ہے کہ یُفسّر بعضُہٗ بعضًا اور یحکم بعضہ بعضًا یعنی قرآن کی تفسیر قرآن خود دیتا ہے۔ اور اس کی ایک آیت دُوسری آیت کو مضبوط کرتی ہے۔ اس کے مطابق یہاں زیر بحث آیت انّی متوفیک کے اگر یہ معنے کئے جائیں کہ جسم و جان مکمل طور پر زمین سے آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کے ہیں تو اس کی ایک مثال قرآن کریم میں سے آپ دکھائیں۔ لیکن آپ ہرگز نہیں دکھا سکتے ہیں۔ آپ کے پیش کردہ اس معنے کے بالمقابل متوفیک کے معنے وفات دینے کی کئی مثالیں قرآن مجید میں ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے وہی معنے کی تائید میں کئی مثالیں پیش کرنے کے بعد یہ ثابت کیا کہ اسی ایک آیت سے حضرت مسیح ناصری کی وفات ثابت ہوتی ہے۔

اس پر مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد رفع۔ نزول۔ علامات مہدی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرک چھینٹے کے متعلق کشف، حضرت شری کرشن جی کا نبی ہونا وغیرہ مختلف امور پر شام کے ۵½ بجے تک نہایت محبت و پیار بھرے ماحول میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس گفتگو میں خاکسار کے ساتھ مکرم محی الدین علی صاحب بھی شریک ہوئے۔ دورانِ گفتگو مقامی ہائی سکول کی ایک عیسائی ہیڈ مسٹرس محترمہ شری متی داس M.A. اور بعض تعلیمیافتہ غیر مسلم معززین بھی تشریف لائے اور ہمارے اور مولوی حمید خان صاحب کے مابین جاری شدہ گفتگو کو بغور سنتے رہے۔ اور ہمارے معقول اور مدلل دلائل سے وہ لوگ بہت متاثر ہوئے اور بات بات پر ہماری تائید کرتے رہے۔ جب بھی مولوی حمید خان صاحب کو جواب نہیں بن پڑتا تو وہ بلند آواز میں ہنستے ہوئے یہ کہتے تھے کہ تم لوگ بڑے ہی چالاک اور ہوشیار ہو کہ اپنی تائید میں کوئی نہ کوئی آیت اور حدیث ضرور ڈھونڈ نکال لیتے ہو۔ اسی لئے کوئی مولوی قادیانیوں کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت ہم نے کہا کہ یہ بات ہماری چالاکی کی نہیں ہوتی۔ بلکہ قرآن و احادیث اور عقل و فراست ہماری تائید کرتے ہیں۔ اس کے آگے آپ لوگ عاجز آ جاتے ہیں۔

اس طرح صبح ۹½ بجے سے لیکر شام کے ۵½ بجے تک یہ گفت و شنید اور دلچسپ علمی بحث و مباحثہ مسلسل ۸ گھنٹے تک جاری رہ کر نہایت پیار و محبت کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سامعین ہمارے دلائل سے بہت متأثر ہوئے۔ خاص کر دہریہ حضرات نے کہا کہ حقیقت میں احمدی لوگ بہت ہی ہوشیار ہیں۔ اور اس زمانہ میں اسلام کو عقل و حکمت کے ساتھ بہترین رنگ میں پیش کرنے کا ڈھنگ صرف احمدیوں کو ہی حاصل ہے۔

اس کے بعد رات کے ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک شریمتی داس M.A. کی دعوت پر اُن کے مکان میں ہم سب احمدی احباب رہے۔ اور ایک گھنٹہ تک مختلف علمی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

اس کے بعد رات کے دس بجے کی بس سے ہم روانہ ہو کر دوسرے دن صبح مدراس خیریت سے پہنچے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے آمبور میں بہترین رنگ میں پہلی دفعہ ہمیں احمدیت کا پیغام اور حقیق اسلام کے مسائل پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

دُعا ہے کہ اس علاقہ میں بھی احمدیت پھلے پھولے اور پروان چڑھے۔ اور خدا تعالیٰ بہتوں کو اس کی آغوش میں پناہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؏

بقیہ صفحہ اول

اس کا اور جو بات بار بار بیان کی جائے اس کا اثر علیحدہ ہوتا ہے۔ بار بار پیش کی جانے والی بات انسان کے دماغ میں مستحضر رہتی ہے لیکن جو ایک مرتبہ بات کی جائے اسے انسان بھول جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ آپ بار بار ہمارے پاس آیا کریں۔ بتکرار قریب میں زیادہ وقت گذاریں اس چیز کی غرض یہی تھی کہ وہ تازہ بتازہ نشانات کو دیکھیں گے جو ان کے ایمانوں کی پختگی کا باعث ہونگے۔ اس نفسیاتی نقطہ کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلفاء کرام نے خدمت اسلام کے سلسلہ میں مختلف قسم کی تحریکات جماعت میں کیں۔ اس کو بار بار جماعت کے سامنے رکھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی اپنی تقریر میں وقف جدید کے دونوں اہم پہلو دیہات میں تبلیغ کی وسعت اور مالی حصہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توضیح و تشریح فرمائی۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ سکیم احباب کے سامنے رکھی جس میں آپ نے قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق احباب کو تحریک کی کہ ہر جماعت میں سے احباب کچھ عرصہ کے لئے مرکز میں آئیں اور ابتدائی باتوں کا علم حاصل کر کے اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دیں۔ آپ نے اس سکیم کو بہت ہی بابرکت اور اہم قرار دیا۔

آخر میں صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں واضح کیا کہ اسلام کا غلبہ اور اس کی ترقی مقدر ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ دوست جو اس سلسلہ میں اپنی زندگیاں وقف کر کے کام کر رہے ہیں یا چندہ دیکر اس کام کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سب ہی مقدس اماموں نے اپنے اپنے زمانہ میں مختلف تحریکیں جماعت کے سامنے رکھیں جو کہ اسلام کے غلبہ کی تیاری کی پوزیشن رکھتی ہیں۔

آپ نے آیت قرآنی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انسان جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔ اور خدا اُس کو بڑھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جلسہ کے ابتداء میں جس وقت تھوڑی تھوڑی بارش ہو رہی تھی مجھے تاریخ اسلام کا وہ واقعہ یاد آیا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ مسجد نبوی میں بیٹھے یہ باتیں کر رہے تھے کہ کس طرح ہم نے فلاں بڑی بڑی حکومتوں کو اسلام میں داخل کرنا ہے۔ اور حالت یہ تھی کہ مسجد کا فرش کچا تھا۔ اور چھت بارش سے ٹپکتی تھی۔ اور نمازیوں کے بدن ڈھانکنے کے لئے انہیں پورے کپڑے بھی میسر نہ تھے۔ فرمایا کہ آج ہماری بھی یہی حالت ہے۔ ہماری جماعت بھی دوسرے لوگوں کی نسبت بہت غریب ہے۔ خدمت دین کا عظیم جذبہ رکھتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ وقف جدید کی تحریک مختلف مجاہدات میں سے ایک اہم مجاہدہ ہے یہ ہم سب پر ایک اہم ذمہ داری ہے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کریں اور بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ آخر میں صدر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مقامی خواتین نے بھی پردہ کی رعایت سے تمام تقاریر کو سنا۔ ؏

مختلف مقامات پر ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسے

۱۔ جماعت احمدیہ مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۸ ر وفا ۱۳۵۵ ہش بروز اتوار جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن کے ضمن میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اِس جلسہ کی اہمیت کے متعلق خاکسار نے ۹ ر وفا کے جمعہ میں احباب کو تحریک کی تھی اس وجہ سے سوائے چند ایک افراد کے جو مجبور تھے تمام احباب اور برقعہ پردہ مستورات حاضر ہوئیں۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔

شام کے ٹھیک ۵½ بجے زیر صدارت مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ عزیزم محمد شفیع اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے

خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد عزیزم رفیق احمد نے فضائل قرآن پر تامل زبان میں ایک اچھی نظم سنائی۔

اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے یوم القرآن منعقد کرنے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل حضرت رسول کریم صلعم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ میں دنیا سے قرآن کا علم و عرفان اُٹھ جائیگا۔ اور مسلمانوں کے قلوب سے ایمان ثریا ستارے تک بلند ہو جائیگا۔ اور اُس زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام آکر دنیا کو قرآن کریم کے علم و عرفان سے اور معرفتِ الٰہی سے دوبارہ روشناس فرمائیں گے۔ اور لوگوں کے دلوں میں از سرِ نو ایمان پیدا کرینگے۔ چنانچہ اِس زمانہ میں یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی بنیاد اور اساس پر خدمتِ قرآن کرنے والی ایک جماعت قائم فرمائی۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

میں ہر احمدی کی زندگی کا مقصد قرآن کریم کے احکام اور اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہونا قرار دیا ہے۔

"قرآن کریم کی پیشگوئیاں" اِس عنوان پر مکرم منصور احمد صاحب نے تامل زبان میں تقریر کرتے ہوئے سورۃ تکویر کی پیشگوئیوں اور علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے حالات حاضرہ کے متعلق اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریر کی۔

"قرآن کریم کی شان قرآن کریم کی زبانی"۔ مکرم محمد احمد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مذکورہ عنوان پر اپنا ایک نہایت معلومات مضمون پڑھتے ہوئے آیۃ قرآنیہ الٓمٓ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھُدًی للمتقین کی تشریح فرمائی۔ اور قرآن مجید کی عظمت پر روشنی ڈالی۔

"قرآن کریم کی تعلیمات" مکرم محی الدین تمیم صاحب سیکرٹری تعلیم نے اِس عنوان پر تامل زبان میں تقریر کرتے ہوئے قرآن کریم کی ہمیشہ اور تاقیامت زندہ رہنے والی تعلیمات کی اہمیت اور عظمت بیان فرمائی۔

"تعلیم القرآن کے متعلق خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک" کے عنوان پر مکرم ایم۔ کے۔ میران شاہ صاحب زعیم انصار اللہ نے تقریر کرتے ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق قرآن کریم ناظرہ۔ باترجمہ اور اس کی تفسیر پڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔

"جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن"۔ عزیزم مکرم رفیع احمد صاحب نے مذکورہ عنوان پر انگریزی میں تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل قرآن مجید کی حالت اور آپ کے ذریعہ اور آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قرآن کریم کی عظمت کے قائم ہونے کے سلسلہ میں اور اسی طرح تفسیر القرآن۔ تراجم القرآن اور اشاعت القرآن کے لئے جماعت احمدیہ کی عظیم خدمات کے بارے میں روشنی ڈالی۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیمات قرآن مجید کے بارے میں" مکرم عبدالعزیز صاحب سابو نے اِس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح پرور تعلیمات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جو سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر زور دیا کہ قرآن کریم کے ۷۰۰ احکام ہیں سے ایک حکم کو بھی جو شخص چھوڑ دیتا ہے وہ نجات کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیمات کے ضمن میں قرآن مجید سے بے نظیر پیار و عشق اور تعلق اپنے اندر پیدا کرنے کی تحریک کی۔

"احکام قرآنی اور اُن کی حکمتیں" مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ نے اِس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے قرآن کے پُر حکمت احکام بے نظیر اسلوب بیان عالمگیر اور رہتی دنیا تک زندہ رہنے والی تعلیمات، عصمت و حفاظت انبیاء، احترام کتب سابقہ اور ادیان عالم پر قرآن مجید کے احسانات وغیرہ عناوین پر دلچسپ اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔

سب سے آخر میں خاکسار نے قرآن مجید کی معجز نمائی کا ذکر کرتے ہوئے آیت قرآنی لو کان البحر مدادًا لکلمات ...... الخ کی تشریح کی۔ اور ساتھ ہی تلاوت قرآن کی برکات پر روشنی ڈالی۔ خاکسار کی تقریر اُردو اور تامل میں ہوئی۔

صدارتی تقریر میں مکرم صدر صاحب نے قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔

اِس طرح یہ جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی سے رات کے ۸ بجے کے قریب ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد مکرم محمد احمد اللہ صاحب کی طرف سے تمام حاضرین اور مستورات کو دعوتِ عشائیہ دی گئی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کا علم و عرفان عطا فرمائے اور اس کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق دے آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

۲۔ جماعتِ احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۰/۷/۷۶ بروز منگل نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر کا درس ہوا۔ اور پھر جملہ احباب جماعت جمع ہو کر محلہ کالا چبوترہ میں گئے اور مکرم فاروق احمد صاحب تیر گھر کے مکان میں اجتماع ہوا۔ محلہ کے جملہ احمدی مردوں۔ بچوں اور خدام کو بلوا کر نصائح کی گئیں۔ نمازوں میں سستی کرنے والے اور دینی امور میں پیچھے رہنے والوں کو مناسب رنگ میں سمجھایا گیا۔

بعد نماز مغرب زیر صدارت عزیزم مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری قرآن کریم کا ہفتہ منائے جانے کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ میں اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودٹری نے کی نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نے پڑھی۔ اور مکرم رحمت اللہ صاحب نے "قرآن کریم کے بیان فرمودہ ذرائع قرب الٰہی" کے عنوان پر تقریر کی۔ صدر محترم نے آخر میں صدارتی تقریر میں ہفتہ قرآن کریم کی اہمیت بیان کی۔

اسی رات محلہ آثار شریف میں مکرم عبدالشکور صاحب شولاپوری کے مکان پر ہفتہ قرآن کے تعلق میں مستورات کا اجلاس ہوا۔ جس میں غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۲۱/۷/۷۶ بروز بدھ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر کا درس دیا اور بعد ازاں محلہ جینا واڑی میں وفد گیا۔ مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب جینا کے مکان پر سب کو اکٹھا کیا اور عزیزم مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے بیس منٹ تک تربیتی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب کے مکان پر گئے۔ وہاں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودٹری نے نصائح کیں۔

مورخہ ۲۱/۷/۷۶ کو تین بجے مستورات کا جلسہ محلہ کالا چبوترہ میں ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی مستورات نے شرکت کی۔

مورخہ ۲۱/۷/۷۶ کو ہی بعد نماز مغرب و عشاء ہفتہ قرآن کریم کے تعلق میں زیر صدارت مکرم مولوی امام غوری صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ یادگیر مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا۔ تلاوت کلام پاک خاکسار منظور احمد نے کی اور نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے پڑھی۔

بعد ازاں مکرم فاروق احمد صاحب تیر گھر نے قرآن کریم کے اوصاف پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب جینا نے قرآنی تعلیمات پر تقریر کی۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بفضلہ تعالےٰ ہفتہ قرآن کریم شایان شان منایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس سے بڑھ کر کلام الٰہی کی خدمت کا موقع عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

۳۔ جماعتِ احمدیہ سکندرآباد:۔

جماعت احمدیہ سکندرآباد نے مورخہ ۱۸/۷/۷۶ تا ۲۴/۷/۷۶ بمقام مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد ہفتہ قرآن مجید منایا۔ مورخہ ۱۸/۷/۷۶ کو شان قرآن کے بارہ میں درس دیا گیا۔ اور مورخہ ۵، ۶، ۷، ۸ اور ۹ تاریخ کو اخبار بدر کے قرآن نمبر سے مضامین سنائے جاتے رہے۔ اور اجتماعی دُعا ہوئی۔ اِس ہفتہ قرآن مجید میں درج ذیل احباب نے تلاوت۔ نظم اور مضامین سنانے میں حصّہ لیا۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب، محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب، محترم محمد حنیف احمد صاحب، محترم محمد فاروق احمد صاحب دانی، محترم رشید احمد صاحب ابن مکرم یاسین شرف صاحب، محترم شکیل احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب مرحوم، محترم لطف اللہ صاحب، اور خاکسار بشیر الدین الہ دین۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین ؛

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت سکندرآباد۔

بزرگانِ سلف کے عقائد و نظریات!

الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محی الدین ابنِ عربیؒ درود شریف کی تشریح میں فرماتے ہیں :-

"قولوا اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ۔ ای صلِّ علیہ من حیث مالہ اٰل کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم اَی من حیث انّک اعطیت اٰل ابراھیم النبوّۃ تشریفاً فظھرت نبوّتھم بالتّشریع وقد قضیت ان لا شرع بعدی فصلّ علیّ وعلیٰ اٰلی بان تجعل لھم مرتبۃ النبوّۃ عندک وان لم یشرعوا۔ فکان من کمال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ان الحق اٰلہ بالانبیاء فی الرّتبۃ وزاد علیٰ ابراھیم بانّ شرعہ لا ینسخ ۔ .... فقطعنا انّ فی ھٰذہ الامّۃ من لحقت درجتہ درجۃ الانبیاء فی النبوّۃ عند اللّٰہ لا فی التشریع ۔"

(فتوحاتِ مکیّہ جلد اوّل ص۵۴۵)

ترجمہ :- کہو اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰلِ محمّدٍ یعنی حضورؐ پر انجام کے لحاظ سے رحمتیں نازل فرما جیسی کہ تُو نے ابراہیم اور اُن کی آل پر نازل فرمائیں۔ یعنی اس جہت سے کہ تُو نے آلِ ابراہیم کو نبوّت سے سرفراز فرمایا۔ اور تشریعی نبوّت اُنہیں عطا فرمائی اور اب تُو نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت نہیں آئے گی۔ پس مجھ پر اور میری آل پر رحمت نازل فرما کہ تُو اُن کو نبوّت کا مرتبہ عطا فرما جو غیر تشریعی ہو۔ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے دُرود شریف کی دُعا کے ذریعہ اپنی آل کو رُتبہ میں انبیاء سے مِلا دیا۔ اور ابراہیم سے بڑھ کر آپ کو یہ حاصل ہُوا کہ آپ کی شریعت منسُوخ نہ ہوگی ..... پس ہم نے قطعیت کے ساتھ جان لیا کہ اس اُمّت میں وہ شخص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوّت میں انبیاء سے مِل گیا نہ کہ شریعت لانے میں۔

اِس عارفِ ربّانی کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ آیت عسٰی ان یّبعثک ربّک مقاماً محمودًا کی عظیم الشان پیشگوئی مہدیٔ موعودؑ کے ظہور سے پُوری ہوگی۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"ای مقام یجب علی الکلّ حمدہٗ وھو مقام ختم الولایۃ بظھور المھدی۔"

(تفسیر ابنِ عربی جلد ۱ ص۲۸۲ سورۃ بنی اسرائیل)

یعنی مقامِ (محمود) ایسا مقام ہے جس میں کُل دُنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی حمد واجب ہوگی۔ اور یہ ختم الولایت کا مقام ہے۔ جو ظہورِ مہدی سے وابستہ ہے۔

آپؒ فیضانِ ختمِ نبوّت کے دائمی طور پر قیامت تک رہنے کی نسبت فرماتے ہیں :-

"فالنبوّۃ ساریۃٌ اِلیٰ یوم القیامۃِ فی الخلق وان کان التّشریع قد انقطع فالتشریع جُزءٌ من اجزاء النبوّۃ ۔"

(فتوحاتِ مکیّہ جلد ۲ ص۹۰ مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصری)

ترجمہ :- یہ نبوّت قیامت تک مخلوق میں جاری رہے گی۔ اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہوگیا۔ شریعت کا لانا نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جُز ہے۔

سرتاجِ اولیاء حضرت مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ علیہ

سرتاجِ اولیاء حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ (ولادت ۶۰۴ھ/۱۲۰۷ء وفات ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ہی وہ بزرگ عالی مقام ہیں جن کی مثنوی فارسی زبان میں قرآنِ مجید کی بہترین تشریح تسلیم کی جاتی ہے۔

مولانا رُومیؒ نے آیت خاتم النبیین کی نہایت عارفانہ تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

بہرِ ایں خاتم شد است اُو کہ بجود
مثلِ او نے بود ونے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است (مثنوی دفتر ششم)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپؐ جیسا کوئی ہُوا ہے نہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اَے مخاطب! کیا تُو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہوگئی۔

اِس حقیقت کی وضاحت کے علاوہ آپؒ نے یہ بھی نصیحت فرمائی ؎

مکر کُن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوّت یابی اندر اُمّتے (مثنوی دفتر پنجم)

اے انسان! نیکی کی راہ میں کوئی ایسی نیکی بجالا کہ تجھے اُمّت کے اندر نبوّت مل جائے۔

اِعلاناتِ نکاح

(۱) — مورخہ ۵ احسان (جون) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء کو بعد نمازِ عشاء مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھاگلپور (بہار) نے عزیزہ شوکت آراء بنت محمد نسیم احمد صاحب مرحوم ساکن موہلی کے نکاح کا اعلان خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبد الرحمٰن خان صاحب ابن ڈاکٹر فیاض الدین خان صاحب مرحوم ساکن بھاگلپور بہار کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا۔ خاکسار نے اس خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں اور پانچ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

(۲) — مورخہ ۵ احسان (جون) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء کو مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھاگلپور نے عزیزہ فرحت آراء بنت محمد نسیم احمد صاحب مرحوم ساکن موہلی ضلع مونگیر کے نکاح کا اعلان مکرم شبیر احمد صاحب ابن عبد الباری صاحب مرحوم ساکن جگدیش پور ضلع بھاگلپور کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار : احمد رضا خان بھاگلپور (بہار)

درخواستِ دُعا :- خاکسار اپنی دینی و دُنیوی ترقیات تمام افرادِ خاندان کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے جملہ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار سید شوکت علی کرتول۔

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ اشیاء
ا۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط و کتابت کا پتہ :-
THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.
PHONE No. 2351
P.B. No. 128,
CABLE :- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76850.

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۷ر و ۸ر اگست ۱۹۷۶ء بمقام آسنور

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع ۷ر و ۸ر اگست بروز ہفتہ و اتوار بمقام آسنور دکولگام منعقد ہوگا اس اجتماع میں تمام جماعتوں کے خدام کا شرکت کرنا ضروری ہے۔ اس اجتماع کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں ۔

مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تعاونوا علی البر والتقوٰی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"میں گذشتہ جلسہ سالانہ پر وقف جدید کی تحریک کی تھی ۔ یہ تحریک بھی ایسی ہی ہے کہ اس میں حصہ لینا تعاونوا علی البر والتقوٰی کے مطابق ہے ۔ اور اس میں کسی طرح روک بننا ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے ماتحت آتا ہے ...... لیکن جب یہ بات پوری طرح واضح ہو گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً ۵۰۰ یا ۶۰۰ روپے سالانہ دے دیں ۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار ڈیڑھ ہزار اور دو ہزار چار ہزار بھی دے دیں "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ر جنوری ۱۹۵۸ء)

خدا تعالیٰ کی رحمتیں اُن مخلصین پر نازل ہوں جو حضرت سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان پاکیزہ توقعات کو پورا کرنے والے ہوں ۔ عشرہ وقف جدید کے سلسلہ میں عہدیداران احباب کے سامنے وقف جدید کی اہمیت بار بار مؤثر رنگ میں بیان فرمائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلان بابت امتحان لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ۱۹۷۶ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ نصاب لجنہ و ناصرات، ہر لجنہ کو بھجوایا جا چکا ہے ۔ لجنہ اماء اللہ کا امتحان ۳۱ر اکتوبر ۷۶ء بروز اتوار اور ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۲۴ر اکتوبر ۷۶ء بروز اتوار ہوگا ۔ ہر لجنہ کی صدر امتحان دینے والی بہنوں اور ناصرات کے ہر گروپ کے پرچوں کی تعداد سے جلد از جلد مرکز میں اطلاع دیں ۔ اور نصاب کے مطابق بہنوں اور بچیوں کو تیاری کروا کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کی کوشش کریں ۔ اگر کسی لجنہ کو نصاب نہ ملا ہو تو جلد از جلد مرکز سے منگوا کر تیاری کریں ۔ نصاب کے مطابق جو بھی کتب ہیں وہ فوراً دفتر لجنہ سے منگوائیں ۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

ولادت

مورخہ ۱۳ ۷۶ کو برادرم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل نائب ایڈیٹر بدر کے ہاں تیسری بچی تولد ہوئی ہے ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "اَمَۃُ الْھَادِی" نام تجویز فرمایا ہے ۔

احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار : جاوید اقبال اختر ۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے نواسے عزیزم ساجد احمد صادق ابن مکرم صادق محمد صاحب نے میٹرک میں ۵۹ نمبر حاصل کر کے بہترین پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز خاکسار کی پوتی عزیزہ راشدہ غنی بنت عبدالمجید صاحب نیاز نے بی۔ اے سال اوّل کی طالبات کے سالانہ دینیات کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ کے لئے اسے بہترین کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین :

خاکسار : عبدالرحیم دیانت درویش قادیان

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس !!

بتاریخ ۱۴ر و ۱۵ر اگست ۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس مذکورہ تاریخوں پر ان شاء اللہ العزیز ناصر آباد میں منعقد ہوگی ۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس بابرکت کانفرنس میں شرکت فرمائیں نیز دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کانفرنس کو کامیاب بنائے ۔ آمین ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان !

قبل ازیں اخبار بدر مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۷۵ء میں نظارت ہذا کی طرف سے مکرم الحاج بی ایم عبدالرحیم صاحب کو بعض وجوہ کی بناء پر جماعت احمدیہ بنگلور کی صدارت کے عہدہ سے فارغ کئے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ انہوں نے نظارت ہذا کے اس فیصلے کے خلاف بزرگان کی خدمت میں اپیل کی ۔ چنانچہ محترم ناظر صاحب خدمت درویشان نے صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی کہ "موجودہ حالات میں مناسب ہوگا کہ مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب کو صدر کے عہدہ پر بحال کر دیا جائے اور مجلس عاملہ کے ممبران کو تنبیہ کی جائے کہ وہ اپنے اختلافات کو جلد دور کرنے کی کوشش کریں ۔ مرکز کے احکامات کی پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہوئے جماعت کی تعلیم و تربیت اور ترقی میں پورے طور پر کوشاں ہو جائیں ۔ اگر انہوں نے غفلت اور لاپرواہی برتی تو انہیں آئندہ حق انتخاب سے محروم کر دیا جائے گا اور وہاں نامزدگی کر دی جائے گی ۔ انہیں موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس عرصہ میں تلافی مافات کر سکیں ۔"

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا " ٹھیک ہے "

چنانچہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب کو جماعت احمدیہ بنگلور کے صدر کے عہدہ پر بحال کئے جانے کا اعلان کیا جاتا ہے ۔!

ناظر اعلیٰ قادیان

اظہار تشکر و درخواست دعا

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے منجھلے بھائی سید فرید احمد شاہ صاحب قادری کو امریکہ کی مشی گن یونیورسٹی سے ایم بی اے کی شاندار ڈگری عطا فرمائی ہے ۔ خاکسارہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے لئے مزید دعاؤں کی درخواست کرتی ہے ۔ اُن کی خواہش ہے کہ ایک ہی وقت میں LLM. Bar at law اور لنڈن سے I.A.S. کے امتحان میں شریک ہوں ۔ نیز خاکسارہ کی بھتیجی مفیضہ الماس بعمر ایک سال کو اللہ تعالیٰ بلند اقبال بنائے اور خادمہ دین ہو آمین ۔

خاکسارہ : سیدہ زکیہ پروین از کٹک (اڑیسہ)

(۲) میرے چھوٹے بچے محمد آنس قریشی سلمہ نے اللہ کے فضل سے گورنمنٹ سکول میں داخلہ کا امتحان پاس کر لیا ہے اس کی دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد عابد قریشی بی ایس سی ۔ ایم بی ۔ بی ۔ ایس ۔ شاہجہان پور

نوٹ :- مکرم ڈاکٹر صاحب نے اس موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں دس روپے اور اعانت بدر میں دس روپے ادا کئے ہیں ۔

درخواست دعا

محترم بھائی رشید احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ عادل آباد بوجہ شوگر اور بلڈ پریشر علیل ہیں ۔ اور خاکسار کو بھی پیٹ میں السر ہے ۔ آج کل کچھ تکلیف بڑھ گئی ہے ۔ بزرگان جماعت اور تمام درویشان کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ہم دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار : محمد فرحت اللہ
چندا پور (کاماریڈی)